Budget

2022-23

BUDGET SPEECH BY
MURAD ALI SHAH
CHIEF MINISTER SINDH
2022-23

2022-23

حکومت سندھ

Finance Department
Government of Sindh

بجٹ تقریر

2022-23

حکومت سندھ

فہرست

بجٹ تقریر 2022-23 — 3
ریلیف اور فلاحی اقدامات — 7
حکومت سندھ کی نمایاں کامیابیوں کی جھلکیاں — 10
نظرثانی شدہ تخمینہ 2021-22 — 16
بجٹ 2022-23 کے خدوخال — 17
ترقیاتی منصوبے — 18
صحت — 21
تعلیم — 28
اسکول ایجوکیشن — 28
کالج ایجوکیشن — 34
یونیورسٹیز اینڈ بورڈ — 35
امن وامان — 38
جیل اصلاحات — 39
سندھ میں بنیادی ترقی کا ڈھانچہ — 40
پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ (عوامی ونجی اشتراک) — 40
سڑکوں کا بنیادی ڈھانچہ — 41
پانی اور نکاسی — 42
صنعت وتجارت — 44
شعبہ انفارمیشن ٹیکنالوجی — 46
شہری ترقی کے منصوبے — 46

تعلیمی منصوبے	47
صحت کے منصوبے	47
سڑکوں کا بنیادی ڈھانچہ	47
ٹرانسپورٹ	50
کراچی کی ترقی کا بنیادی ڈھانچہ	52
ضلعی حکومت	54
سالڈ ویسٹ مینجمنٹ	54
توانائی	55
سماجی بہبود	60
سندھ رورل سپورٹ پروگرام (ایس آر ایس او)	62
اقلیتیں	62
ترقی نسواں	62
محکمہ سماجی تحفظ	65
معذور افراد کو بااختیار بنانا	65
پانی، آبپاشی اور زراعت	67
زراعت	68
گرین کلائمیٹ	70
کھیل اور امور نوجوانان	71
ثقافت وسیاحت	72
انتظامی اصلاحات	73
اختتامیہ	75

بجٹ تقریر 2022-23

جناب اسپیکر

میں اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہوں کہ مجھے اس بات کی ہمت، طاقت اور صلاحیت عطا فرمائی، اور میں اپنی قیادت کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے اوپر اعتماد کا اظہار کیا جس کی وجہ سے میں سندھ کے منتخب نمائندوں کے سامنے سندھ کی عوام کے نمائندے کے طور پر آئندہ مالی سال 2022-23 کا بجٹ پیش کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر

اگر چہ اس موقع پر ہم فخر محسوس کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں معاشی عدم استحکام کا بھی چیلنج درپیش ہے۔ یہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کا چوتھا بجٹ ہے جو کہ پیپلز پارٹی کی معاشی جدوجہد کا عکاس ہے جو کہ گذشتہ چند سالوں سے درپیش قومی سطح پر سیاسی صورتحال کے باوجود ہے۔ پچھلے سال میں غیر معمولی تبدیلیاں قومی اور عوامی سطح پر دیکھنے کو ملی ہیں جس کا عام آدمی پر براہ راست اثر پڑا ہے۔ اس کے باوجود سندھ حکومت اس عزم کا اعادہ کرتی ہے کہ وہ صوبہ میں معاشی اور سیاسی استحکام کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑے گی۔ جس سے وہ قومی سطح پر مل کر اپنی کوششیں جاری رکھے جو پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت کا وژن ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ ہماری زمین، ہمارے پیارے ملک اور جمہوریت کو خطرات اور چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی ہمت عطا فرمائے جو کہ اس موجودہ دور میں درپیش ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ جمہوری قوتیں ہمیشہ پھلتی پھولتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی ہمت و صلاحیت عطا فرمائے تاکہ ہم اپنے مادر زمین سندھ کی خدمت ان اصولوں کے تحت کر سکیں جو کہ ہمارے بانی قائداعظم محمد علی جناح اور قائد جمہوریت شہید ذوالفقار علی بھٹو اور قائد جمہوریت شہید محترمہ بینظیر بھٹو نے طے کئے ہیں۔

میں اس موقع پر وزیراعظم پاکستان جناب میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ٹیم کا مشکور ہوں کہ انہوں عہدہ سنبھالنے کے بعد سے ہمیں سپورٹ کیا۔ میں اس موقع پر یہ کہنا پسند کروں گا کہ ساڑھے تین سال کے بعد ان کے آنے سے ہمیں امید کی کرن نظر آئی ہے کیونکہ ان گذشتہ سالوں میں سندھ کو جس طرح سے نظر

انداز کیا گیا جس کی وجہ سابقہ حکمرانوں اور سابقہ وفاقی حکومت کو ہی معلوم تھی۔ہم نہ صرف ان کی نا انصافیوں کا شکار تھے بلکہ جب بھی ہم نے سندھ کے عوام کی فلاح و بہبود کی بات کی ان کے سخت رویہ کا سامنا کرنا پڑا۔میں اس بات پر مزید روشنی ڈالنا چاہوں گا کہ سابقہ وفاقی حکومت نے سندھ کے عوام کو نہ صرف ترقی سے محروم رکھا بلکہ سندھ کے عوام کی ضرورتوں کی فراہمی کے لئے سندھ کے ساتویں NFC ایوارڈ کے جائز حق سے بھی محروم رکھا۔

ان تمام ناانصافیوں کے باوجود ہم اپنے وعدوں کی تکمیل کے لئے ڈٹے رہے اور عوام کو زیادہ سے زیادہ ریلیف وسہولیات فراہم کرنے کی تگ ودو میں لگے رہے۔اسی وجہ سے ہم عوام کی فلاح و بہبود کے متعدد اقدامات کر رہے ہیں۔

ہم اس موقع پر یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم اپنے تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ملک کی ترقی وخوشحالی کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔اس پس منظر میں بابائے قوم کے الفاظ نقل کرنا موزوں سمجھتا ہوں جو کہ انہوں نے اس قوم پر اعتماد کرتے ہوئے فرمایا تھا:

’’مجھے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ میرے ذہن میں پاکستان کا روشن مستقبل ہے کیونکہ اس ملک کے پاس افرادی اور مادی وسائل بے تحاشا موجود ہیں۔اگرچہ ابھی ہمیں جو فاصلہ طے کرنا ہے وہ دور ہے لیکن ہمت اور عزم مسلسل سے ہم اس مقصد کو حاصل کرلیں گے جو کہ ایک خوشحال اور مضبوط پاکستان کا حصول ہے۔‘‘

پاکستان پیپلز پارٹی ہمیشہ سے ایک عوامی پارٹی رہی ہے۔جو کہ لوگوں کے لئے ہے اور اس کی جڑیں عوام میں ہیں۔ہم نے کسی بھی سیاسی پارٹی کی بہ نسبت جمہوریت کے حصول کے لئے سب سے زیادی قربانیاں دی ہیں۔ہم اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ ہم جمہوری قدروں کو اس کی صحیح روح میں نافذ کرنے کے لئے ہمیشہ کھڑے رہیں گے۔ ہماری قیادت کی ہمیشہ سے پالیسی کا محور عام آدمی کی فلاح و بہبود اور ترقی ہے۔انہوں نے اس مقصد کے حصول کے لئے بے دریغ کوششیں کرتی ہے۔اب پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری اور شریک چیئرمین آصف علی زرداری کی متحرک قیادت میں پاکستان پیپلز

پارٹی اوراس کی حکومت عوام کی ترقی کے لئے انتھک کوششیں کررہی ہے۔ بجٹ2022-23 کی تیاری ان کوششوں کا تسلسل ہے جو کہ ہماری قیادت کے وژن کے عین مطابق ہے۔ میں بجٹ2022-23 پیش کرنے میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

عوامی بجٹ

جناب اسپیکر

ہم بجٹ بنانے کے عمل میں شفافیت اورعوام کی شمولیت پر یقین رکھتے ہیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے سماجی آڈٹ کے ساتھ ساتھ حکومت پرعوام کا اعتماد ظاہر ہوتا ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم نے معاشرے کے مختلف طبقات کو اس عمل میں شامل کیا ہے تا کہ معیشت کے مختلف شعبوں میں ان کی ترجیحات کے مطابق اخراجات کو یقینی بنایا جاسکے اس مقصد کے لئے ہم نے معروف اداروں جیسا کہ IBA کراچی IBA سکھر AERC کراچی میں ورکشاپس کا انعقاد کیا اور ساتھ ساتھ سجاول اور تھرپارکر کے اضلاع میں مقامی کمیونٹی کے ساتھ ساتھ اجلاس بھی کیۓ ان کے نتیجے میں 24 فیصد سے زیادہ عوام نے تعلیم کے شعبہ کو ترجیح دینے میں اور 16 فیصد نے صحت کے شعبہ کو ترجیح دینے کی رائے دی ہے۔

جناب اسپیکر

عوام کی اس رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے سالانہ بجٹ میں تعلیم کے شعبے کو326.80 بلین روپے مختص کیئے گئے ہیں جو کہ حکومت کے کل بجٹ کا24 فیصد سے زیادہ ہے اس طرح صحت کے شعبہ کو ترجیح دی گئی ہے اوراگلے مالی سال میں اس شعبہ کے لئے 230.30 بلین روپے رکھے گئے ہیں جو کہ کل بجٹ کا 16 فیصد بنتا ہے یہ واضح طور پر حکومت سندھ کی شفافیت، عوامی احتساب اور عام کی شمولیت کو ظاہر کرتا ہے اس لئے ہم اسے عوام دوست بجٹ کہ رہے ہیں۔

ہم نے اپنے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کے ضمن میں محسوس کیا ہے کہ ہم وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ ترقیاتی اخراجات کی طرف گامزن ہیں۔ ہم نے یہ بھی محسوس کیا کہ ہم اپنے مکمل شدہ منصوبوں کو ترقیاتی سائڈ سے غیر ترقیاتی سائڈ یا جاری ریوینیو اخراجات سائڈ پر منتقل ہورہے ہیں۔ اور ہم

مینٹننس اور ریپئر کے اخراجات میں اضافہ کررہے ہیں جس سے جاری ریوینیو میں اضافہ ہورہا ہے اس طرح ہم اپنے ترقیاتی منصوبوں کے کچھ حصوں پر اپنے غیر ترقیاتی اخراجات کا استعمال کررہے ہیں جیسا کہ ماس ٹرانزٹ منصوبے کے لئے بسوں کی خریداری پر جاری ریوینیو اخراجات سے 2020-21 میں 6.47 بلین روپے خرچ کئے گئے اور 2022-23 میں 4 بلین روپے رکھے گئے ہیں اس طرح سندھ پیپلز سپورٹ پروگرام کے لئے 2022-23 میں 15 بلین روپے رکھے جارہے ہیں۔ جبکہ اسکولوں کے فرنیچر کی خریداری کے لئے جاری ریوینیو 2021-22 میں 6.6 بلین مختص کئے گئے جبکہ اگلے مالی سال 2022-23 میں اس کے لئے 5.113 بلین رکھے جارہے ہیں۔

اسی طرح جاری متوازن پروگرام کو ترقیاتی سے غیر ترقیاتی شعبے کو منتقل کرنے کے لئے 2022-23 میں 9.53 بلین جبکہ صوبے میں Accelerated Action Plan قابو پانے کے لئے 2022-23 میں 5.472 بلین روپے مختص کئے جارہے ہیں اس سے ایک طرف ہمارے غیر ترقیاتی بجٹ میں اضافہ ہوگا لیکن دوسری جانب اس سے مندرجہ بالا منصوبوں کو زیادہ موثر طریقہ سے مکمل کئے جاسکیں گے۔

جناب اسپیکر

مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہورہی ہے کہ غیر متزلزل عزم اور استقامت کی بدولت ہماری حکومت نے Covid-19 کا کامیابی سے سامنا کیا اور اس ضمن میں کورونا وائرس سے نمٹنے اور اس کی روک تھام میں ہماری کاوشیں کامیاب رہیں. صوبے کے لئے کورونا وائرس بہت بڑا چیلنج تھا۔ صوبے میں کورونا کے ملک کے کل مثبت کیسز کا 38 فیصد تھے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ملک بھر میں سب سے زیادہ کووڈ کے ٹیسٹ سندھ میں انجام دئے گئے جن کی شرح 30 فیصد بنتی ہے ہم نے نہایت کامیابی سے اس وائرس کا مقابلہ کیا اور پانچویں لہر کے دوران اس کی شرح 45% تک جا پہنچی تھی سندھ حکومت کی کاوشوں کی بدولت اس کی شرح 45% سے کم ہوکر 0.6% تک رہ گئی۔

صوبہ میں اب تک 45 ملین سے زائد افراد کو کورونا ویکسین لگائی جاچکی ہے دوسال تک اس وائرس کا

مقابلہ کرنے کے بعداب ہم تعمیر وترقی کی جانب گامزن ہیں۔ہم اس ضمن میں جو کر سکتے تھے کیا اور مستقبل میں بھی کریں گے۔

جناب اسپیکر

گذشتہ دو برس کے دوران ہمارے بجٹ کا زیادہ تر حصہ کووڈ 19 سے نمٹنے میں خرچ ہوا اگلے مالی سال کے بجٹ میں ہماری توجہ پائیدار سماجی ومعاشی بنیادی ڈھانچے اورانسانی وسائل کی ترقی پر ہے اور ہم چاہتے ہیں کی اپنے عوام کے لئے وائرس سے محفوظ صحت مند معاشرے کی تشکیل کو عمل میں لائیں۔ ہمیں حالیہ پانی کے بحران اوراشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافے کے باعث عوام خصوصاً کسانوں کی مشکلات کا بخوبی احساس ہے اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بجٹ میں سماجی اور زرعی شعبوں کو مدد فراہم کرنے کے لئے خصوصی پروگرام شامل کئے گئے ہیں۔کووڈ 19 کے بعد بحالی کے عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت سندھ نے دو ترجیحات پر مشتمل حکمت عملی بنائی ہے جس میں ایک جانب کم آمدنی والے افراد کو مدد فراہم کی جائے گی جبکہ دوسری طرف پورے صوبے میں بنیادی سہولیات کے ڈھانچے کو بہتر بنایا جائے گا۔

اگلے مالی سال کے لئے مختلف شعبوں جن میں صحت،امن وامان، بنیادی سہولیات کے ڈھانچے کی ترقی اور صوبے کے آبپاشی اور نکاسی آب شامل ہیں،کو بہتر بنانے پر خصوصی توجہ دے رہے ہیں جس کا مقصد زرعی شعبے میں تیزی سے وقوع پذیر تغیر سے نمٹنا ہے۔واضح رہے کہ یہ اقدامات صرف درج بالا شعبوں تک ہی محدود نہیں رہے گا بلکہ دیگر شعبوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے گا ان اقدامات کا مقصد عوام کو سہولیات فراہم کرنا ہے۔

اب میں اگلے مالی سال 23-2022 میں حکومت سندھ کی جانب سے کئے جانے والے اقدامات پر روشنی ڈالنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

بحالی اور فلاحی اقدامات

☆ مسلسل دوسرے مالی سال میں ہم کوئی نیا ٹیکس تجویز نہیں کر رہے۔

☆ متعلقہ شعبے کو آسانی فراہم کرنے کے لئے کاٹن سیس، پروفیشنل ٹیکس اور انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی کو خصوصی طور پر معطل کرنے کی تجویز ہے۔

☆ برآمد کنندگان کے لئے کاروبار کرنے کے اخراجات میں کمی کے لئے سندھ اور انفرا اسٹرکچر سیس پر استثنیٰ کی تجویز ہے۔

☆ غریب عوام کو 26.850 بلین روپے کا ریلیف پیکج فراہم کیا جا رہا ہے۔

حکومت سندھ نے فنکاروں کے لئے انڈومنٹ فنڈ قائم کیا ہے جس کا مقصد فنکاروں کے علاج و معالجے، بیٹی کی شادی اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے مالی مدد فراہم کرنا ہے اس کے علاوہ حکومت سندھ فنکاروں ادیبوں اور شاعروں کو ماہانہ وظیفہ فراہم کرے گی۔

غذائی اجناس کی قلت اور انہیں عام آدمی تک پہنچانے کے لئے حکومت سندھ 23-2022 میں گندم پر 23.324 بلین کی سبسڈی دے رہی ہے اس کے علاوہ کسانوں کو سہولت فراہم کرنے کے لئے حکومت سندھ نے گندم کی امدادی قیمت 2200 روپے فی من مقرر کی ہے جو کہ تمام صوبوں سے زیادہ ہے اس کے علاوہ بیج، کھاد اور زرعی ادویات کی خریداری کے لئے کسانوں کو 22-2021 میں 2.552 بلین کی سبسڈی دی گئی تھی جسے اگلے مالی سال میں بڑھا کر 3 بلین کر دیا جائے گا۔

سرکاری ملازمین اور پنشنرز کے لئے سہولیات

(i) 2016, 2017, 2018, 2019 اور 2021 کے ایڈہاک ریلیف الاؤنسز جو کہ وفاقی حکومت کے ملازمین کے مساوی ہیں اور انہیں ضم کیا جا رہا ہے اور وفاقی حکومت کی طرز پر سندھ کے ملازمین کے نظرثانی شدہ پے اسکیل 2022 کو متعارف کیا جا رہا ہے۔

2 حکومت سندھ کے ملازمین کے لئے 15 فیصد کی شرح سے بنیادی تنخواہ پر ایڈہاک ریلیف الاؤنس دینے کی تجویز ہے۔

3 حکومت سندھ کے 1 سے 16 گریڈ کے ملازمین کو بنیادی تنخواہ کا 33 فیصد ڈسپیریٹی الاؤنس دیا جا رہا ہے جبکہ گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے ملازمین کو بنیادی تنخواہ کا 30 فیصد ڈسپیریٹی الاؤنس دیا جائے گا۔

یہ الاؤنس 2013, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020 اور 2021 کے ایڈ ہاک ریلیف الاؤنس کے فرق کی شرح کے علاوہ دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ ایڈ ہاک ریلیف الاؤنسز یکم جولائی 2022 سے ختم کئے جارہے ہیں۔

4 حکومت سندھ کے پنشنرز فروری 2022 تک وفاقی حکومت کے پنشنرز کے مقابلے میں 22.5 فیصد پنشن لے رہے تھے اس لئے ان کی پنشن میں یکم جولائی 2022 سے 5 فیصد اضافہ کیا جارہا ہے اس طرح وفاقی حکومت کی جانب سے مارچ 2022 میں پنشن 10 فیصد اضافے اور یکم جولائی 2022 سے صوبائی حکومت کے پنشنرز 15 فیصد حاصل کریں گے۔ اور یہ وفاقی حکومت کے ملازمین کے مقابلے میں 12.5 فیصد زائد ہوگی۔

سندھ سیلز ٹیکس ریلیف اقدامات

عوام کو سہولیات کی فراہمی کے لئے موجودہ سہولیات کو بڑھایا گیا ہے تاکہ ان کا فائدہ عوام کو ملتا رہے اس مقصد کے لئے:

☆ Toll Manufacturing کے شعبہ کے لئے سندھ سیلز ٹیکس میں چھوٹ کی تجویز ہے۔

☆ ریکروٹنگ ایجنٹس کے لئے سیلز ٹیکس میں 5 فیصد کی رعایت آئندہ دو مالی برسوں یعنی جون 2024 تک برقرار رہے گی تاکہ اس سے بیرون ملک ملازمت کے خواہشمند افراد فائدہ اٹھاسکیں۔

☆ کیبل ٹی وی آپریٹرز کی خدمات انجام دینے والوں کے لئے 10 فیصد ٹیکس ہے اور یہ رعایت مزید دو سال تک جاری رکھنے کی تجویز ہے۔ اسے 30 جون 2024 تک برقرار رکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ درج ذیل ٹی وی آپریٹرز کو ٹیکس چھوٹ دینے کی تجویز ہے۔

الف ایسے ٹی وی آپریٹرز جو کہ دیہی علاقوں میں پیمرا کے R کیٹیگری لائسنس کے تحت کام کررہے ہیں انہیں 30 جون 2023 تک ٹیکس میں چھوٹ ہوگی۔

ب فوڈ آئیٹمز بنانے والے چینلز (مثلاً فوڈ پانڈا، چیتے لاجسٹکس اور دیگر) کے کمیشن چارجز پر سیلز ٹیکس

کی شرح 13 فیصد سے کم کر کے 8 فیصد کرنے کی تجویز ہے جو کہ دو سالوں کے لئے ہوگی اور 30 جون 2024 تک جاری رہے گی اس کا مقصد چھوٹے پیمانے پر کاروبار کرنے والوں کو حوصلہ افزائی کرنا ہے اور اس کے علاوہ دیگر شعبوں میں کمیشن ایجنٹس کی خدمات پر جی ایس ٹی کی شرح 13 فیصد پر برقرار رہے گی۔

☆ ہیلتھ انشورنس خدمات پر جاری رعایت مزید ایک سال یعنی 30 جون 2023 تک برقرار رکھنے کی تجویز ہے۔

☆ جرمنی کی ترقیاتی کمپنی GIZ کو جو صوبہ میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے سہولیات فراہم کر رہی ہے ایس ایس ٹی کے ضمن میں مشروط طور پر رعایت دی جائے گی جس کا بالواسطہ فائدہ عوام کو ہوگا۔

حکومت سندھ کی نمایاں کامیابیاں

☆ ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ میرٹ کے تحت بھرتی کے لئے 47000 اساتذہ کو ایک ہی مرتبہ تقرری کے لیٹرز دیئے گئے ہیں اس کا مقصد تعلیم کے شعبہ میں انقلابی تبدیلیاں لا کر تمام خالی اسامیوں کو بھرنا ہے۔

☆ حکومت سندھ اس بات پر فخر محسوس کرتی ہے کہ ملک میں سب سے بہترین ٹرشری ہیلتھ کیئر (Tertiary Health Care) کا نظام صوبہ سندھ میں موجود ہے حکومت سندھ نمایاں امراض کے لئے مفت علاج ومعالجہ کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں ہمارے نمایاں اسپتال کسی تفریق کے بغیر ملک بھر کے مریضوں کو علاج ومعالجہ کی سہولیات فراہم کر رہی ہے اگلے مالی سال کے لئے حکومت سندھ مختلف اداروں اور این جی اوز کو 64.514 بلین روپے کی سنگل لائن گرانٹ فراہم کرے گی ان میں ایس آئی یو ٹی، پیر عبدالقادر شاہ جیلانی انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز گمبٹ، کڈنی سینٹر کراچی اور شہید محترمہ بینظیر بھٹو انسٹی ٹیوٹ آف ٹراما کراچی شامل ہیں ان کا مقصد صوبہ کے غریب عوام کو علاج ومعالجہ کی بہترین سہولیات فراہم کرنا ہے اور ان اداروں کے ذریعہ عالمی معیار کی طبی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆ امراض قلب کی روک تھام، تشخیص اور علاج کے ادارے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیو

ویسکیولرڈ سیز (NICVD) نمایاں ترین ادارہ ہے حکومت سندھ نے صوبہ کے مختلف شہروں اور علاقوں جن میں خیر پور، مٹھی، نواب شاہ، سکھر، لیاری، لاڑکانہ، سہون اور حیدر آباد اور ٹنڈو محمد خان شامل ہیں، میں سیٹلائٹ سینٹرز قائم کئے گئے ہیں ان کا مقصد امراض قلب میں مبتلا افراد کو بر وقت طبی امداد فراہم کر کے ان کی قیمتی جانوں کو بچانا ہے۔ گذشتہ 11 ماہ کے دوران NICVD اور SICVD سے 2 ملین سے زائد افراد نے فراہم کی جانے والی 1387 مختلف سہولیات سے فائدہ اٹھایا۔

☆ حکومت سندھ کے تعاون سے ملک بھر میں تپ دق کے مرض میں مبتلا افراد کو اوجھا انسٹیٹیوٹ آف چیسٹ ڈزیز میں علاج و معالجہ کی مفت سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

صوبہ کا پہلا میڈیکل سٹی

طبی سیاحت (Medical Tourism) کے بڑھتے ہوئے رحجان کے پیش نظر لوگ ایسے ملک کا رخ کرتے ہیں جس میں صحت، طب اور تعلیم کی بہترین سہولیات میسر ہوں، مدنظر رکھتے ہوئے حکومت سندھ نے پیر عبدالقادر شاہ جیلانی انسٹی ٹیوٹ کو سندھ کی پہلی میڈیکل سٹی بنانے کا اعلان کیا ہے اور اس سے حکومت سندھ نے عالمی معیار اور سطح کے انسٹیٹیوٹ قائم کرنے کے عزم کا اظہار ہوتا ہے جہاں اسٹیٹ آف دی آرٹ سہولیات موجود ہوں۔ اس ضمن میں مخصوص سہولتوں کے حامل ایک سے زائد اسپتالوں کا جال موجود ہوگا جہاں تمام متعلقہ طبی سہولیات کے ساتھ ساتھ میڈیسن، علاج معالجہ اور تعلیم کے شعبہ میں جدید ترین تربیت بھی فراہم کی جائے گی اور اس ضمن میں چیف سیکریٹری سندھ کی سربراہی میں یونیورسٹیز بورڈ تشکیل دیا جارہا ہے جو کہ اس ضمن میں تفصیلات کو حتمی شکل دے گا۔

☆ اس وقت صوبے کے چھوٹے سے علاقے گمبٹ میں قائم پیر عبدالقادر شاہ جیلانی انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، ڈاکٹروں، سرجنز کے ساتھ عالمی معیار کی خدمات سرانجام دے رہا ہے یہ سرکاری شعبہ میں واحد ادارہ ہے جہاں متعدد پیچیدہ سرجریز بلا معاوضہ انجام دی جارہی ہیں اس میں اب تک 608 لیور ٹرانسپلانٹ، 135 کڈنی ٹرانسپلانٹ، 565 اوپن ہارٹ سرجریز، 104 کوچلر امپلانٹ اور 30 بون میرو ٹرانسپلانٹ انجام دئے جاچکے ہیں حکومت سندھ مالی سال 23-2022 میں پیر

عبدالقادر شاہ جیلانی انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کو 6 بلین روپے کی گرانٹ فراہم کرے گی جو کہ پچھلے مالی سال کی گرانٹ 4 بلین کے مقابلے میں 50% زائد ہے۔

☆ اگلے مالی سال میں حکومت سندھ پیر عبدالقادر شاہ جیلانی انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز گمبٹ کو Linear Accelerator with Integrated High - Field MRI کی خریداری کے لئے 2.139 بلین کی گرانٹ فراہم کر رہی ہے جس سے کینسر کے مریضوں کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جائیں گی میں یہاں یہ بتانا چاہوں گا کہ اس طرح کا ایکسیلیٹر ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کو فراہم کیا جا چکا ہے۔

☆ حکومت سندھ نے صوبہ میں ریسکیو 1122 کا بھی آغاز کیا ہے اس کا مقصد ایمرجنسی کی صورت میں مریضوں کو فوری طبی امداد فراہم کر کے اسپتالوں میں منتقل کرنا ہے پہلے مرحلے میں اس کو کراچی میں شروع کیا گیا ہے جسے دوسرے مرحلے میں پورے صوبے تک بڑھایا جائے گا ابتدائی طور پر اس کے لئے 50 ایمبولنسز فراہم کی گئی ہیں جن کو اس سال بڑھا کر 230 کر دیا جائے گا اور اس سروس کو ریسکیو، ریلیف اور ری ہیبیلیٹیشن کے مکمل پیکیج میں تبدیل کر دیا جائے گا اور یہ صوبہ کے فائر بریگیڈ اور ٹراما سینٹرز سے منسلک ہوگا۔

☆ کراچی میں صوبائی حکومت کی جانب سے تعمیر کردہ 17.80 کلومیٹرز طویل گرین لائن بی آر ٹی 25 دسمبر 2021 سے فعال ہو چکی ہے اس کے علاوہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل اورنج لائن جو کہ 4.77 کلومیٹر طویل ہے جو اس سال مکمل ہو جائے گا۔

☆ صوبائی حکومت نے حال ہی میں پیپلز بس سروس کا اجرا کیا ہے جس کے تحت کراچی کے 7 مختلف روٹس پر 250 بسیں چلائی جائیں گی ان بسوں کی خریداری پر 22-2021 میں حکومت سندھ نے 6.4 بلین روپے خرچ کئے ہیں اور اس سلسلہ میں اگلے مالی سال میں 4 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

☆ روڈ سیکٹر کے ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لئے محکمہ ورکس اینڈ سروسز نے مالی سال 22-2021 میں 211 منصوبے مکمل کئے ہیں جن کے تحت فارم سے مارکیٹ تک 1,695 کلومیٹر

سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں اور شہروں کے درمیان ٹاؤنز کی 1200 کلومیٹر طویل سڑکوں کو از سر نو تعمیر کیا گیا ہے
۔

☆ محکمہ آبپاشی نے اس سال 318 میل طویل کینالز کی از سر نو لائننگ کی ہے اور 2022-23 میں 500 میل طویل کینالز کی لائننگ کا منصوبہ ہے تاکہ ہزاروں کیوسک نہری پانی کو ضائع ہونے سے محفوظ رکھا جاسکے۔

☆ محکمہ آبپاشی نے 92 چھوٹے ڈیم، ریچارج ڈیم اور ڈیلے ایکشن ڈیم نگر پارکر اور کوہستان کے علاقوں میں بنائے ہیں۔ یہ اسٹرکچر کارونجھر اور کیرتھر کی پہاڑیوں سے آنے والے بارش کے پانی کو محفوظ کریں گے اور تقریباً 255,173 ایکڑ اراضی کو سیراب کریں گے اور انسانوں اور جانوروں کے لئے پانی بھی فراہم کریں گے۔

☆ محکمہ زراعت نے 1,110 واٹر کورسز کو بہتر بنایا ہے اور زیادہ فعالیت والا آبپاشی نظام متعارف کروانے اور پانی کو محفوظ رکھنے کے لئے سولر ٹیوب ویلز کی خریداری پر سبسڈی دی ہے۔

☆ محکمہ توانائی نے بنیادی توانائی کے ذریعے صوبہ کے 13 اضلاع میں 225 پرائمری مراکز صحت اور لاڑکانہ کے 11 اسکولوں کو بجلی فراہم کی ہے۔

☆ 610 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والے ونڈ پاور پراجیکٹس اور شمسی توانائی سے 150 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والے پلانٹس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت تعمیر کئے جارہے ہیں جبکہ تھر کول سے 660 میگاواٹ بجلی پیدا کی جارہی ہے۔

☆ سندھ سولر انرجی پروجیکٹ نے صوبہ کی سرکاری عمارتوں کی چھتوں اور دیگر کھلے مقامات پر 20 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والے سولر پاور پلانٹس لگانے کا منصوبہ شروع کیا ہے۔

☆ مالی مشکلات کے باوجود سندھ حکومت نے صوبہ کے شہری علاقوں خصوصاً کراچی شہر کی ترقی پر خصوصی توجہ مرکوز کر رکھی ہے۔ شہر میں 6 اہم شعبوں جن میں فراہمی آب، سیوریج ٹریٹمنٹ، بارش کے پانی کی نکاسی، سالڈ ویسٹ منیجمنٹ، اندرون شہر سڑکوں کی تعمیر اور ماس ٹرانزٹ شامل ہیں پر خصوصی توجہ دی ہے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام 22-2021 میں بیرونی امداد سے چلنے والے 31 منصوبوں میں سے 7 منصوبے کراچی کے لئے ہیں جن کی لاگت 189.620 بلین روپے ہے۔ 22-2021 میں بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے لئے 71.164 بلین روپے رکھے گئے جن میں سے 35.290 بلین روپے صرف کراچی کے لئے تھے کراچی کے لئے اگلے مالی سال کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے 118 بلین روپے رکھے گئے ہیں جن میں سے صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 72 بلین، ضلعی سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 5 بلین اور بیرونی امداد کے تحت 41 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

☆ حکومت سندھ اگلے مالی سال میں سندھ ہیومن کیپیٹل پروجیکٹ سندھ 1,000 ون پلس پروگرام کا آغاز کرنے جارہی ہے یہ منصوبہ حکومت سندھ اور عالمی بنک کا مشترکہ منصوبہ ہے جس پر 400 ملین امریکی ڈالر خرچ ہوں گے اس پروگرام سے صوبہ میں تولیدی، ماں، نوزائیدہ بچوں اور بچوں کی صحت سے متعلق مسائل کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔

وفاقی حکومت کے پبلک سیکٹر ڈولپمنٹ پروگرام اور سی پیک منصوبوں میں سندھ کے ساتھ زیادتی

جناب اسپیکر

ہم گذشتہ مالی سال کے وفاقی پبلک سیکٹر ڈولپمنٹ پروگرام میں سندھ کے لئے مختص کئے گئے 5.369 بلین روپے کے مقابلہ میں اس سال 6.025 بلین روپے رکھنے پر وفاقی حکومت کے مشکور ہیں۔ گوکہ یہ رقم اب بھی کم ہے لیکن بہرحال گذشتہ تین سال کے مقابلہ میں بہتر ہے گذشتہ دو برسوں یعنی 21-2020 اور 22-2021 کی روڈ سیکٹر کی 66 اسکیموں میں صوبہ کا ایک بھی منصوبہ نہیں تھا جبکہ وفاقی حکومت نے اس سیکٹر 903.320 بلین روپے مختص کئے تھے۔

اسی طرح فراہمی آب کے شعبہ میں وفاقی حکومت کے گذشتہ تین سال کے 59 منصوبوں میں جن کی لاگت 158.520 بلین تھی سندھ کے صرف 3 منصوبے شامل کئے گئے تھے جن کی لاگت 1.2 بلین روپے تھی جو کہ اس سیکٹر کے منصوبوں کی لاگت کا 0.79 فیصد بنتی ہے۔ صوبہ سندھ کو وفاقی حکومت کے منصوبوں میں طویل عرصہ سے اس کا جائز حصہ نہیں مل رہا ہے خصوصاً گذشتہ چار سال میں سندھ کے لئے

مختص کردہ ترقیاتی بجٹ بہت ہی کم رہا ہے 2017-18 میں یہ 27.33 بلین روپے تھا جو کہ 2021-22 میں کم ہو کر صرف 5.369 بلین رہ گیا۔ یہ نہایت بدقسمتی کی بات ہے کہ گذشتہ وفاقی حکومت نے سندھ کے ساتھ گذشتہ چار سال کے دوران انتہائی تفریق آمیز رویہ اختیار کیا اس بات سے انکار نہیں کہ دیگر صوبوں کی ترقیاتی ضروریات کو پورا کرنا بھی ضروری ہے لیکن سندھ کو اس کا جائز حصہ ملنے کے ساتھ ساتھ خصوصاً سندھ کو روڈ سیکٹر اور آب پاشی کے منصوبوں میں ترجیح دی جانی چاہئے تھی۔ کیونکہ یہ شعبے ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں یہاں میں آئین پاکستان کے آرٹیکل 156 کا تذکرہ کرنا چاہوں گا جس کے تحت یہ وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ نیشنل اکنامک کونسل کے ذریعے تمام صوبوں کے لئے متوازن ترقی اور علاقائی مساوات کو یقینی بنائے۔

اسی طرح سندھ کو سی پیک کے منصوبوں میں بھی اس کے حصہ سے کم دیا گیا۔ صوبائی حکومت نے کراچی سرکولر ریلوے کے منصوبے کو سی پیک میں شامل کرنے کے لئے بارہا وفاقی حکومت سے درخواست کی ہے اس کے علاوہ حکومت سندھ نے زراعت، لائیو اسٹاک اور فشریز، صحت، تعلیم اور ٹرانسپورٹ کے 19 منصوبوں کو سی پیک میں شامل کرنے کی درخواست کی لیکن ان میں سے ایک بھی منصوبہ اب تک سی پیک کے کسی بھی ورکنگ گروپ کے ایجنڈے میں شامل نہیں کیا گیا۔ صوبائی حکومت نے وفاقی پبلک سیکٹر ڈولپمنٹ پروگرام میں شمولیت کے لئے 25 منصوبوں کے پی سی ون وفاقی حکومت کو بھیجے ہیں ان میں سے 12 ورکس اینڈ سروسز، 6 آبپاشی، 1 جنگلات و جنگلی حیات، 2 زراعت اور 4 لائیو اسٹاک اور فشریز کے محکموں سے متعلق ہیں۔

میں وفاقی حکومت سے درخواست کرنا چاہوں گا کہ:

1 وفاق پبلک سیکٹر ڈولپمنٹ پروگرام میں سندھ کا حصہ تناسب کے حساب سے بڑھائے۔

2 سندھ کو سی پیک کے تحت روڈ انفرااسٹرکچر اور ماس ٹرانزٹ کے منصوبے دئے جائیں۔ خصوصاً کے سی آر اور سکھر۔ حیدرآباد موٹروے کو سی پیک میں شامل کیا جائے۔

پانی کی غیر منصفانہ تقسیم

جناب اسپیکر

اس سال پاکستان کو پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ جبکہ سندھ کو قحط سالی کی صورتحال کا سامنا ہے۔ خریف سیزن کے آغاز میں سندھ کے پانی کا حصہ 6.483 ایم اے ایف طے کیا گیا۔ یہ معاہدہ پانی کی تقسیم کے معاہدے کے برخلاف ہے جو کہ 8.292 ایم اے ایف ہے۔ بے وقت پانی کی فراہمی ایک اور بڑا مسئلہ ہے۔ سندھ میں کپاس کی کاشت اپریل میں شروع ہوتی ہے اور پنجاب میں مئی کے مہینہ میں کی جاتی ہے۔ جبکہ اپریل کے ماہ میں پنجاب کے مقابلہ میں ہمیں 8% پانی کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ اس وقت ہماری طلب زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح مئی میں سندھ کو 55% پانی کی کمی کا سامنا ہوتا ہے جو کہ زراعت کے شعبہ کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔

ہم نے پانی کی غیر منصفانہ تقسیم کے مسئلہ کو وفاقی حکومت کے سامنے اٹھایا ہے اس مسئلہ کو سیاسی رنگ دینے کی وجہ سے پورے ملک میں صورتحال مزید خراب ہوگئی ہے۔ میں نے ذاتی طور پر وزیراعظم پاکستان سے اس مسئلہ پر بات کی ہے کہ ارسا پانی کی غیر منصفانہ تقسیم کا ذمہ دار ہے۔ سندھ حکومت بھرپور طریقہ سے اس کیس پر مسلسل کوشش جاری رکھے ہوئے ہے تاکہ پانی کی بروقت اور مسلسل ترسیل 1991 کے معاہدے کے مطابق کی جائے اور اس بات پر صوبائی حکومت مسلسل زور دیتی رہے گی۔

جناب اسپیکر

میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان میں حکومت کی مالی سال 2021-22 کی کارکردگی پیش کرتا ہوں۔

نظرثانی تخمینہ 2021-22

جناب اسپیکر!

مطلوبہ نظر ثانی تخمینہ 1,335.168 بلین روپے کی نسبت صوبے کو مالی سال 2021-22 میں 1,273.257 بلین روپے موصول ہوئے۔ ہمیں مالی سال کے گیارہ ماہ کے دوران 869.680 بلین روپے میں

سے 781.449 بلین روپے موصول ہوئے۔ وفاقی محصولات PSDP برائے مالی سال 22-2021 کے دوران 6.302 بلین روپے سے 5.40 بلین روپے موصول ہوئے۔ جبکہ تخمینہ برائے بیرونی امدادی منصوبہ کی مد میں 46.097 بلین روپے ہے۔ صوبائی ٹیکس اور نان ٹیکس وصولی نظر ثانی کے بعد 329.320 بلین روپے کی نسبت 283.745 بلین روپے موصول ہوئے۔

موجودہ مالی اخراجات پر مطلوبہ نظر ثانی تخمینہ 1.089 ٹریلین روپے خرچ کیئے گئے۔

سالانہ ترقیاتی منصوبے 22-2021 کا جائزہ

مالی سال 22-2021 کے دوران ترقیاتی بجٹ کا مجموعی حجم 329.033 بلین روپے تھا جس میں 222.500 بلین روپے کے صوبائی سالانہ ترقیاتی منصوبے 30.00 بلین روپے کے ضلعی ترقیاتی منصوبے ،5.369 بلین روپے کی وفاقی PSDP اور 071.164 بلین روپے بیرونی امدادی منصوبوں کی رقم شامل ہیں ۔222.500 بلین روپے کا صوبائی سالانہ ترقیاتی منصوبے 22-2021 نظر ثانی کے بعد 179.0 بلین روپے کیا گیا۔ مالی سال برائے 22-2021 کے اختتام تک مختلف محکموں کے 740 منصوبے کامیابی سے مکمل کر لئے جائیں گے۔

سالانہ ترقیاتی منصوبے 22-2021 کے 1669 میں سے 1450 منصوبے منظور کئے گئے، جو اگلی ADP میں جاری منصوبوں میں شامل ہونگے۔ مالی سال کے اختتام تک ہم ترقیاتی بجٹ کا 85 فیصد خرچ کر چکے ہونگے جو گزشتہ مالی سال کے مقابلہ 15 فیصد زیادہ ہے۔ یہ ہماری وسعت اور ہماری بہتر مال انتظامات کی عکاسی کرتا ہے۔

آئندہ مالی سال 23-2022 کی نمایاں خصوصیات

جناب اسپیکر!

رواں مالی سال کے 1.452 ٹریلین روپے کے مقابلے میں صوبے کا مالی سال برائے 23-2022 کا مجموعی محصولات کا تخمینہ 1.680 ٹریلین روپے لگایا گیا ہے جو وفاقی حکومت کی جانب سے مالی منصوبوں کیلئے دی جانے والی رقم میں 15.7 فیصد اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ براہ راست منتقلی اور امداد کا

اگلے سال کا تخمینہ 1,055.535 بلین روپے ہے جو صوبائی مجموعی محصولات کا 62.7 فیصد ہے۔ جو گزشتہ سال کے لگائے گئے تخمینہ 869.680 بلین روپے میں 21.4 فیصد کا اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ بیرونی امدادی منصوبوں FPA Budgetary Support Loan اور امداد کی مد میں محصولات کا تخمینہ 144.543 بلین روپے لگایا ہے۔ صوبے کے اپنے ٹیکس اور نان ٹیکس ذرائع سے آنے والے محصولات کا تخمینہ 374.5 بلین روپے لگایا گیا ہے۔

جناب اسپیکر!

مالی سال برائے 2021 میں لگائے گئے 1.475 ٹریلین روپے کے تخمینہ کے مقابلے مالی سال برائے 2022-23 کے مجموعی اخراجات کا تخمینہ 1.714 لگایا گیا ہے جو کہ 16.5 فیصد کا اضافہ ہے۔ صوبے کے موجودہ اخراجات کا تخمینہ 1.254 ٹریلین روپے لگایا گیا ہے جس میں 1.199 ٹریلین روپے کے موجودہ مالی اخراجات اور 54.5 بلین روپے کے (موجودہ سرمایہ اخراجات) Current Capital Expenditure شامل ہیں۔ جو صوبے کے مجموعی اخراجات کا 72.8 فیصد ہے اور گزشتہ سال کے مالی اخراجات میں 9.1 فیصد کا اضافہ ہے جو 1.148 ٹریلینز روپے تھے۔

سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے 2022-23 کی نمایاں خصوصیات

جناب اسپیکر!

آئندہ مالی سال کیلئے ترقیاتی بجٹ کا حجم 463.303 بلین روپے ہوگا جو کہ گزشتہ مالی سال 2021-22 329.033 بلین روپے تھا جس میں 332.165 بلین روپے کے صوبائی سالانہ ترقیاتی منصوبے اور 30.00 بلین روپے کے ضلعی سالانہ ترقیاتی منصوبے شامل ہیں۔ ترقیاتی شراکت داروں کی جانب سے 91.468 بلین روپے کے بیرونی امدادی منصوبے اور 6.025 بلین روپے وفاقی حکومت کی جانب سے PSDP امدادی منصوبے جنہیں سندھ حکومت تکمیل کرلے گی میں ملنے کی امید ہے۔

جناب اسپیکر!

ہمارے گزشتہ ساڑھے تین سال سابقہ وفاقی حکومت کے ساتھ بہت سخت گزرے جنہوں نے

سندھ کے لوگوں کو تکلیف پہنچانے کیلیئے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ جب بھی وفاقی حکومت کے ترقیاتی اخراجات کی تقسیم کی بات آئی ہمیں Target Hitting کا نشانہ بنایا گیا۔ہم مسلسل انہیں کہتے رہے کہ اسے بڑھائیں پروہ بہرے بنے بیٹھے رہے۔ گزشتہ چار سالوں میں وفاقی ترجیحات میں تبدیلی کے باعث دوسرے بڑے صوبے کے لوگوں کو ناکافی ترقیاتی انفرااسٹرکچر اور دیہی علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولیات کی عدم فراہمی کے باعث احساس محرومی کا سامنا کرنا پڑا۔ان سب مشکلات کے باوجود ہم نے ترقیاتی مقاصد کی جانب اپنے عزم کو قائم رکھا۔اب سے ہمارے اگلے سالانہ ترقیاتی منصوبوں میں معاشرے کے پسے ہوئے طبقات کو بنیادی سہولیات کی فراہمی کے منصوبے شامل ہونگے۔ عام آدمی کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنے کیلیئے اگلے سالانہ ترقیاتی منصوبوں میں پانی، صفائی، سڑکوں کا جال، ٹرانسپورٹ، صحت اور تعلیم کیلیئے مزید وسائل مختص کیئے جائیں گے۔

☆253146 بلن روپے کے 2506 جاری منصوبے جو ADP کا 75 فیصد ہیں۔

☆79.02 بلین روپے کے 1652 نئے منصوبے جو ADP کا 25 فیصد ہیں۔

☆ جاری منصوبے جن پر 70 فیصد اخراجات لگ چکے ہیں کو جون 2023 تک تکمیل کیلیئے مکمل ادائیگی کردی گئی ہے۔

☆ 1510 سے زائد اسکیموں کو مکمل ادائیگی کردی گئی ہے جو اگلے مالی سال برائے 23-2022 میں مکمل ہوجائیں گے۔

☆تعلیمی شعبہ کے منصوبوں کیلیئے 34.22 بلین روپے(10.2 فیصد مجموعی بجٹ) مختص کیئے گئے ہیں۔

☆صحت کے شعبہ کے منصوبوں کیلیئے 23.33 بلین روپے(6.5 فیصد مجموعی بجٹ) مختص کیئے گئے ہیں۔

☆ پانی وصفائی (PHE&LG) شعبہ کیلیئے 59.36 بلین روپے(18 فیصد مجموعی بجٹ) مختص کیئے گئے

۔

☆ زراعت ومال مویشی شعبہ کیلیئے 10.2 بلین روپے(3 فیصد مجموعی بجٹ) مختص کیا گیا۔

☆ شعبہ آبپاشی بشمول Lining کیلیئے 32.5 بلین روپے(12 فیصد مجموعی بجٹ) مختص کیئے گئے۔

☆ مواصلاتی شعبہ (Road Under W&S and LG) کیلئے 100.64 بلین روپے (30 فیصد مجموعی بجٹ) مختص کیئے گئے۔

☆ کراچی سے متعلق اسکیموں کیلئے 118 بلین روپے 726 بلین روپے ADP 56 بلین روپے ضلعی ADP اور 41 بلین روپے FPA کے لیئے مختص کیئے۔

جناب اسپیکر!

درج بالا ترقیاتی وغیر ترقیاتی اخراجاتی ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے مقاصد کے اہم سنگ میل یہ ہیں:

☆ داخلوں کی تعداد بڑھانے کیلئے تعلیمی اداروں کو بنیادی ڈھانچوں کی فراہمی۔

☆ صحت کی سہولیات کی تجدید و بہتری اور دستیاب صحت ادارے کا انتظام چلانا۔

☆ غریب سے غریب تر کی غربت کم کرنے کیلئے سستی رہائشی، چھوٹے اثاثہ، امداد برائے آمد نجی پیداوار، معاشرتی بنیادی ڈھانچہ کے لئے امداد اور غذائی مدد فراہم کرنا۔

☆ زرعی پیداوار اور Value chain بڑھانا۔

☆ زراعت، صنعت اور بلدیات کے پانی کی ضروریات کا تحفظ۔

☆ پینے کے صاف پانی کی فراہمی اور گندے پانی کا محفوظ اخراج۔

☆ شہروں اور قصبوں کے درمیان مواصلاتی نظام کو بہتر بنانا۔

☆ سڑکوں کے جال کو بڑھانا اور کراچی کیلئے (Mass Transit) عوامی سفری سہولیات ترتیب دینا۔

جناب اسپیکر!

اگلے مالی سال کیلئے ہم نے تقریباً 3653 ملازمتیں پیدا کی ہیں۔ ملازمتوں کا زیادہ حصہ شعبہ صحت و تعلیم میں پیدا کیا گیا ہے۔

صحت

ردعمل برائے کوویڈ 19 اور دیگر امراض

میں اپنے شعبہ صحت سے وابستہ افراد کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور سراہتا ہوں جنہوں نے کوویڈ 19 وباء کے دوران پیدا ہونے والی صورتحال میں موثر طریقے سے نمٹنے کیلئے کوشش کی۔ میں مختصر طور پر سندھ حکومت ہمارے ڈاکٹرز، پیرامیڈکس ور تکنیکی عملے کی کاوشوں پر روشنی ڈالوں گا۔

☆ 81 آئسولیشن مراکز کا قیام عمل میں لایا گیا جو 8666 بستروں پر مشتمل تھے۔

☆ 178 بستروں پر مشتمل حکومت سندھ کا قابل ستائش (Sindh Infections Disease Control Hospital & Research Center at NIPA Karachi) شروع کیا گیا۔ جبکہ 50 بستروں پر مشتمل اسپتال گلستان جوہر کراچی میں قائم کیا گیا۔

☆ 400 آئی سی یو بستر وینٹی لیٹرز کے ساتھ 32 صحت کے مراکز اور 1146 بستر HDU صوبہ کے 35 مختلف صحت سہولیات مراکز میں بحال کیے گئے۔ جن میں 102 آئی سی یو بستر 13 مختلف اسپتالوں اور 10 بستروں پر مشتمل آئی سی یو 6 مختلف ضلعی اسپتالوں میں شامل ہیں۔

☆ Dr. Ruth K.M PFAU Civil Hospital Karachi، اوجھا انسٹیٹیوٹ آف چیسٹ ڈیزیز کراچی، غلام محمد مہر میڈیکل کالج اسپتال سکھر اور انڈس اسپتال کراچی کی لیبارٹریوں میں مریضوں کے ٹیسٹ کی سہولیات فراہم کی گئیں۔

☆ 25.738 بلین روپے کوویڈ 19 سے متعلق سرگرمیوں میں سال 21-2020 کے دوران خرچ ہوئے ،جس میں ہیلتھ رسک الاؤنس، عارضی ملازمین کی تنخواہیں، ILR PCR Kits(Covid-19 Tertiary Care Hospital , Test Kits) کو HDU & ICU's کو چلانے کی مد میں PPHL(Provicial Public Health Labortory) اور کرونا ویکسین کی دستیابی اور ایکسپو سینٹر میں آئسولیشن سینٹر شامل ہیں۔

جناب اسپیکر!

صحت کی سہولیات کیلئے مالی سال 2022-23 کیلئے شعبہ صحت کا مجموعی بجٹ 206.98 بلین روپے رکھا گیا ہے۔ جس میں پرائمری، سیکنڈری اور Tertiary سطح کی سہولیات، متعدی اور غیر متعدی امراض کی روک تھام شامل ہے۔

اس سال شعبہ صحت کا بجٹ موجودہ مالی سال 2021-22 میں مختص 181.22 بلین روپے کے مقابلے میں 14 فیصد زیادہ ہے۔

مالی امداد

حکومت سندھ کی جانب سے مالی امداد حاصل کرنے والے چند اہم ادارے مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ 7.12 بلین روپے کے مقابلے میں سندھ انسٹیٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن (SIUT) کراچی کو 10 بلین روپے کی گرانٹ فراہم کی جاچکی ہے جو کہ مالی سال 2022-23 میں 40 فیصد زیادہ ہے۔

☆ 4 بلین روپے کے مقابلے میں پیر عبدالقادر شاہ جیلانی انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز گمبٹ کو 6 بلین روپے کی امداد فراہم کی گئی ہے جو کہ مالی سال 2022-23 میں 50 فیصد اضافہ ہے۔

☆ جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سینٹر کراچی کو کینسر کے مریضوں کے علاج کیلئے ایک روبوٹک سرجیکل سسٹم قائم کرنے کے لئے رواں مالی سال 2022-23 کے بجٹ میں 594 ملین روپے فراہم کیئے گئے ہیں گزشتہ نظر ثانی تخمینہ سال برائے 2021-22 مختص 2 بلین روپے کے مقابلہ اگلے مالی سال برائے 2022-23 میں EPI Vaccine کی دستیابی کیلئے 3.5 بلین روپے رکھے گئے ہیں جو کہ 75 فیصد اضافہ ہے۔

آئندہ مالی سال 2022-23 میں نیشنل انسٹیٹیوٹ آف کارڈیو ویسکولر ڈیزیز NIPA کراچی ،50 بستروں پر مشتمل اسپتال گلستان جوہر کراچی اور 100 بستروں پر مشتمل عیدگاہ کراچی کے لئے رکھے

گئے ہیں۔

☆ 125 ملین روپے ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز Gama Knife Center Radiosurgery کے ذریعہ 500 مریضوں کے علاج کے لئے رکھے گئے ہیں۔

☆ 200 ملین روپے امداد کی مد میں کڈنی سینٹر کراچی کو آئندہ مالی سال 2022-23 میں فراہم کیے جائیں گے۔

موجودہ نظر ثانی تخمینہ برائے سال 2021-22 میں مختص 8.226 بلین روپے کے مقابلے 11.481 بلین روپے پیپلز پرائمری ہیلتھ کیئر انیشیٹو (PPHI) کو آئندہ مالی سال برائے 2022-23 میں مالی امداد کی مد میں فراہم کیے جائیں گے جو کہ 40 فیصد اضافی ہیں۔

☆ شہید محترمہ بینظیر بھٹو انسٹیٹیوٹ آف ٹراما سینٹر کراچی کی مالی امداد گزشتہ مالی سال 2021-22 میں 2 بلین روپے سے بڑھا کر مالی سال 2022-23 میں 2.4 بلین روپے کر دی گئی ہے جو کہ 20 فیصد اضافہ ہے۔ شہید محترمہ بینظیر بھٹو انسٹیٹیوٹ آف ٹراما کراچی کے لئے مشینری اور آلات کی خریداری کے 500 ملین روپے کی (ون ٹائم) اضافی گرانٹ رکھی گئی ہے۔

تھیلیسیمیا کے مریضوں کا مفت علاج

سندھ میں تھلیسیمیا سے متاثرہ مریضوں کے علاج کے لئے 10 تھیلیسیمیا مراکز کی مالی امداد کی مد میں 290 ملین روپے رکھے گئے ہیں جو کہ موجودہ نظر ثانی تخمینہ برائے سال 2021-22 میں رکھے گئے 260 ملین روپے کے مقابلے میں 12 فیصد زیادہ ہے۔

ڈائیلائسز کے مریضوں کا مفت علاج

ہم گیارہ ڈائیلائسز سینٹرز کو 155 ملین روپے کی مالی امداد فراہم کر کے ڈائیلائسز سے متاثرہ مریضوں کو مفت علاج فراہم کر رہے ہیں جو کہ نظر ثانی تخمینہ برائے سال 2021-22 میں مختص 130 ملین روپے

کے مقابلے میں 19 فیصد زیادہ ہے۔

صحت سہولت برائے اطفال

آئندہ مالی سال برائے 2022-23 میں 1.700 بلین روپے مالی امداد کی مد میں چار اداروں صحت سہولیات برائے اطفال بنام چائلڈ لائف فاؤنڈیشن، وومن اینڈ چلڈرن میڈیکل کیئر ٹرسٹ (وومن اسپتال شکارپور) چائلڈ ایڈ ایسوسی ایشن (NICH) کراچی اور سندھ انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ اینڈ نیوناٹولوجی رکھے گئے ہیں جو موجودہ نظر ثانی تخمینہ برائے سال 2021-22 مختص 1.650 بلین روپے کے مقابلے میں 3 فیصد زیادہ ہے۔

ترقیاتی بجٹ سے غیر ترقیاتی بجٹ کی منتقلی

☆ 114 صحت سہولیات کے ترقیاتی بجٹ سے غیر ترقیاتی بجٹ میں مالی سال برائے 2021-22 کے دوران منتقلی کے نتیجے میں 1998 آسامیاں 1.103 بلین روپے کے مالی اضافہ سے پیدا کی گئیں۔

☆ طبی اداروں کے ترقیاتی بجٹ سے غیر ترقیاتی بجٹ میں منتقلی برائے پیرامیڈیکل انسٹیٹیوٹ تھرپارکر ایٹ مٹھی اور پبلک ہیلتھ اسکول مٹھی کیلئے مالی سال برائے 2021-22 کے دوران 82 آسامیاں 23 ملین روپے کے مالی اثرات کے ساتھ پیدا کی گئی۔

حکومت پرائمری، سیکنڈری اور Tertiary سطح پر بیماریوں کی روک تھام اور قابل علاج ادویات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ صحت کی سہولیات کی فراہمی میں حائل خلا کو پر کرنے کیلئے مسلسل کوشش کر رہی ہے۔

جناب اسپیکر!

مالی سال کے دوران مندرجہ ذیل اہم اقدامات یا تو مکمل کئے جا چکے ہیں یا تکمیل کے قریب ہیں

192.788 ملین روپے کی لاگت سے این آئی سی ایچ میں Gastroentrology and Neuropsychiatry Unit کا قیام

☆ 267.498 ملین روپے کی لاگت سے سی ایم سی اسپتال میں 50 بستروں پر

مشتمل میڈیکل اینڈ سرجیکل آئی سی یو کا قیام اور شعبہ حادثات اور شعبہ او پی ڈی ،لاڑکانہ (نظر ثانی) کی توسیع

☆ 1532.926 ملین روپے کی لاگت سے ضلع شہید بے نظیر آباد میں بینظیر انسٹیٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن کا قیام

☆ 801.328 ملین روپے کی لاگت سے سندھ انفیکشن ڈیزیز کنٹرول اسپتال میں بائیوسیفٹی لیب کا قیام

☆ 245.982 ملین روپے کی لاگت سے DHUS کراچی کو Linear Accelator with Integrated High Field MRI System کی فراہمی

☆ JPMC کے شعبہ گائنی ایمرجنسی اور نرسنگ کی 245.982 ملین روپے کی لاگت سے بحالی۔

☆ 472.453 ملین روپے کی لاگت سے بلدیہ ٹاؤن کراچی میں کارڈیٹک ایمرجنسی سینٹر کا قیام۔

☆ 477.550 ملین روپے کی لاگت سے پی آئی بی کالونی کراچی میں 100 بستروں پر مشتمل اسپتال کا قیام۔

☆ 94.242 ملین روپے فی منصوبے کی لاگت سے 04 (کراچی، شہید بے نظیر آباد، سکھر اور لاڑکانہ) میں ڈویژنل ویئر ہاؤس کی تعمیر۔

☆ 1.743 بلین روپے کی لاگت سے ٹنڈو محمد خان، ٹنڈو الھیار اور جامشورو (از سر نو نظر ثانی) تعلقہ اسپتالوں کو ضلعی اسپتالوں ڈی ایچ کیو اسپتال تک اپ گریڈ کرنا۔

☆ 1649.963 ملین روپے کی لاگت سے شہید بے نظیر آباد میں دوڑ، خیر پور میرس، کنگری، خیر پور میرس میں تھری میرواہ، جیکب آباد میں گھڑی خیرو، لاڑکانہ میں گڑھی خدا بخش بھٹو، تھر پارکر میں اسلام کوٹ ،شکارپور میں خان پور سمیت 9 اسکیموں میں آر ایچ سی اسپتال، ٹی ایچ کیو اسپتال میں اپ گریڈ کیا گیا ہے۔

☆1.042 بلین روپے کی لاگت سے موجودہ پانچ پی ایچ کیو کی ازسرنو تعمیر اور بحالی کی گئی۔

وبائی امراض کی روک تھام کے تحت اہم کامیابیاں

☆ سال 2021 میں سندھ میں پولیو کا صفر کیس رپورٹ ہوا

☆ ویکسینیٹرز کی تعداد بڑھا کر 3429 کردی گئی ہے ہر یوسی پر تین اور ہر ایک Static EPI center کے لئے (مجموعی EPI Static centers 1859)

جناب اسپیکر!

مندرجہ بالا اسکیمیں آئندہ مالی سال میں شروع کی جائینگی۔

☆ 50 فیصد کی شراکت داری سے سندھ وفاق کے ساتھ 20.822 بلین روپے کی لاگت سے Covid -19 Response other Natural Calamities Program میں شراکت دار ہوگا۔

☆ ٹیچنگ اسپتال سندھ Modular Operation Theatres کا قیام

☆ لاڑکانہ، سکھر، خیرپور میں Pediatric / Neonatal ICUs کا قیام

☆ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو میڈیکل یونیورسٹی لاڑکانہ، لیاقت میڈیکل یونیورسٹی حیدرآباد، غلام محمد مہر میڈیکل کالج سکھر اور پیپلز میڈیکل یونیورسٹی شہید بینظیر آباد میں Simulation سینٹرز کا قیام

☆ سندھ کے تمام پیرا میڈیکل اور عوامی صحت اسکولوں میں اسکلز لیبس کا قیام اور اپ گریڈیشن

☆ سید عبداللہ شاہ انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز سیہون، جامشورو میں ایمرجنسی سہولت پر مشتمل ریپڈ رسپانس سینٹر کا قیام

☆ 361.916 ملین روپے کی لاگت سے کراچی ایس ایم بی بی انسٹیٹیوٹ آف ٹراما "Ampulaltion Free Sindh" Vascular & Endovascular

Surgical Departments کا قیام

☆ 457.55 ملین روپے کی لاگت سے LUHMS جامشورو میں محکمہ اونکولوجی کی تعمیر

☆ شاہ بھٹائی گورنمنٹ اسپتال لطیف آباد اور گورنمنٹ اسپتال قاسم آباد کی حالت بہتر بنانا

☆ ٹی ایچ کیو اسپتالوں ڈیپلو، چھاچھرو، ننگر پارکر، کوٹ ڈیجی، بلڑی شاہ کریم، پٹھورو اور ساماروکی حالت بہتر بنانا

☆ 10.43 ملین ڈالر کی تخمینی لاگت سے ورلڈ بینک کے تحت سندھ ہیلتھ سپورٹ پروگرام سندھ

☆ Dr. Ruth K.M Ruth Pfau سول اسپتال کراچی میں محکمہ ریڈیولوجی، ورلڈ بینک کے تحت ملنے والے 400 ملین ڈالر کی لاگت سے Sindh 1000 Days Plus Program: Sindh Health and Population Integrated Program. شروع کیا جائے گا جس میں سندھ حکومت کی ڈسپنسریوں کی مرمت اور بحالی کی جائیگی۔

☆ JICA کے مالی تعاون سے 4.789 بلین روپے کی تخمینی لاگت سے لیاقت یونیورسٹی اسپتال جامشورو میں اسٹیٹ آف دی آرٹ زچہ و بچہ صحت سہولت مرکز کا قیام اور 30 جون 2023 تک 20 سے زائد ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل متوقع ہے۔

سندھ انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل میڈیسین اینڈ ری ہیبلیٹیشن

جناب اسپیکر

سندھ انسٹیٹیوٹ آف فزیکل میڈیسن اینڈ ری ہیبلیٹیشن مختلف اسپیشل شعبہ جات میں مفت خدمات فراہم کررہا ہے جن میں amputation، اسٹروک، اسپیشل چلڈرن، پولیو کے بعد پیدا شدہ صورتحال،

سننے، نگلنے، بولنے میں خرابی کے امراض، Autism، کارڈیو پلمونری ڈس آرڈر، وغیرہ شامل ہیں۔ یہ ادارہ تقریباً 50,000 مریضوں کو ایک سال میں علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کرتا ہے۔ یہ ادارہ تقریباً 1,200 طلباء کو ٹریننگ بھی فراہم کرتا ہے۔ دیہات کے معذور افراد تک سہولیات کا دائرہ کار بڑھانے کے لئے SIMR کا بجٹ موجودہ مالی سال کے 300 ملین روپے سے بڑھا کر آئندہ مالی سال کے لئے 400 ملین روپے کیا جارہا ہے۔

حکومت سندھ نے آئندہ مالی سال میں ضلعی سطح پر SIPMR کے سیٹلائٹ سینٹرز بنانے کا منصوبہ بنایا ہے جو کہ کراچی کے تین اضلاع اور پانچ دیگر سینٹرز حیدرآباد، لاڑکانہ، خیرپور، میرپورخاص اور شہید بینظیر آباد میں قائم کئے جائیں گے۔

تعلیم

جناب اسپیکر

تعلیم اب بھی حکومت سندھ کی اولین ترجیحات میں سے ایک ہے ہمارا مقصد سب کے لئے معیاری تعلیم تک رسائی ممکن بنانا ہے۔

اسکول ایجوکیشن

سندھ حکومت نے 2019 سے 2024 تک اسکول ایجوکیشن پلان لانچ کیا ہے SESP&R (2019-24) کا مقصد ان چیلنجز کا سامنا کرنا ہے کہ آؤٹ آف اسکول بچوں اور صوبہ کی پیچھے رہ جانے والی کمیونٹیز معیاری پبلک اسکولنگ اسٹریم میں واپس لایا جائے۔

محکمہ تعلیم کا بجٹ پورٹ فولیو

تعلیمی شعبہ کے لئے آئندہ مالی سال میں 326.86 بلین روپے رکھے گئے ہیں رواں مالی سال 2021-22 کے مقابلے میں غیر ترقیاتی بجٹ 268.41 بلین روپے کے اضافہ کے ساتھ آئندہ مالی سال

292.639 بلین روپے رکھے گئے ہیں جبکہ آئندہ مالی سال 23-2022 کے لئے محکمہ اسکول ایجوکیشن کے ترقیاتی بجٹ کے لئے 34.22 بلین روپے رکھے گئے ہیں جس سے پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کی تعلیم کی بہتری کے لئے سنجیدگی اور کمٹمنٹ ظاہر ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر

سندھ کا محکمہ اسکول ایجوکیشن ورلڈ بینک ،ایشین ڈیولپمنٹ بینک اور دیگر کئی عالمی غیر سرکاری ڈونر ایجنسیز کے ساتھ کام کررہا ہے۔اسی کے پیش نظر ہم نے رواں مالی سال میں مشترکہ طور پر کئی نئے منصوبہ شروع کئے ہیں جن کے مقاصد یہ ہیں۔

1۔سرکاری اسکولوں میں معیاری تعلیم کی فراہمی اور انکے معیار کو نجی شعبوں کے برابر لانا ہے۔

2۔سندھ میں سرکاری شعبہ کے اسکولوں کے انفرا اسٹرکچر میں بہتری لانا۔

رواں میں مالی سال 22-2021 اور گزشتہ 3 سالوں کے دوران تعلیمی شعبوں میں مندرجہ ذیل کامیابیاں حاصل کی گئیں۔

4560 ترجیحی اسکولوں کی بحالی اور توسیع

صوبہ سندھ کے تمام اضلاع میں پرائمری۔ایلیمنٹری ہائی اور ہائر سیکنڈری اسکولوں کو سہولیات فراہم کرنے کے لیئے اب تک 4000 اسکولوں کی بحالی کی گئی ہے اور جون 2023 تک رہ جانے والے اسکولوں میں بھی ایسی سہولیات مہیا کی جارہی ہیں۔

یو ایس ایڈ کے تعاون سے سندھ بیسک ایجوکیشن پروگرام

یہ پروگرام 2016 میں شروع کیا گیا تھا اس پروگرام کے تحت اب تک سندھ کے 13 اضلاع میں 106 ہائی اسکولز کی تعمیر کی منظوری دی گئی ہے جس میں اب تک 78 اسکولز تعمیر ہو چکے ہیں اور پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ کے تحت ایجوکیشن مینجمنٹ آرگنائزیشن (EMOS) کے حوالے کئے گئے ہیں۔

سندھ حکومت کے اس پروگرام کے تحت 6000 نئے داخلے سمیت 60 ہزار سے زائد طالب علم براہ راست فائدہ حاصل کررہے ہیں۔

سندھ ارلی لرننگ انہانسمنٹ اینڈ کلاس روم ٹرانسفارمیشن (SELECT)

ورلڈ بینک کے تعاون سے اس پروگرام کے تحت سندھ کے 12 اضلاع میں 600 پرائمری اسکولوں کو ایلمنٹر ی سطح پر اپ گریڈ کیا جائے گا۔

160 پرائمری اسکولز کی سیکنڈری اسکولز میں اپ گریڈیشن:

ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB) کے تعاون سے سندھ سیکنڈری امپرو ومنٹ پروجیکٹ کے تحت سندھ کے 10 اضلاع میں 160 پرائمری اسکولز کو اپ گریڈ کر کے سیکنڈری اسکولز کا درجہ دیا گیا۔

شیلٹرلیس پرائمری اسکولوں کے لئے عمارت کی تعمیر

102 شیلٹرلیس پرائمری اسکولوں کی چھ کمروں پر مشتمل بلڈنگ فراہم کرنے کی منظوری دی گئی ہے جن کو شمسی توانائی نظام کے تحت روشن کیا جائے گا اور مکمل فرنیچر فراہم کیا جائے گا۔ یہ پروگرام جون 2025 تک مکمل ہوگا۔

سندھ میں نان فارمل ایجوکیشن

سندھ حکومت نے صوبائی سطح پر حال ہی میں پروگرام مینجمنٹ امپلیمنٹیشن یونٹ (PMIU) قائم کیا ہے۔ اور سندھ کے پانچ اضلاع عمرکوٹ، مٹھی، میرپورخاص، جیکب آباد اور کشمور تعلقہ کی سطح پر 24 پی ایم آئی یوز بنائے گئے ہیں نان فارمل ایجوکیشن کے ان سینٹرز کو فعال کرنے کیلئے 3.814 بلین روپے رکھے گئے ہیں تاکہ ان اضلاع میں آؤٹ آف اسکول بچوں کی تعداد میں کمی لائی جاسکے۔

زیادہ انرولمنٹ رکھنے والے خستہ حال پرائمری اور سیکنڈری اسکولوں کی بحالی

363 پرائمری اور ایلیمنٹر ی اسکولوں کی بحالی، ضروری سہولیات، اضافی کلاس رومز، لیوٹری بلاک ، چاردیواری اور پینے کے صاف پانی کی فراہمی کی منظوری دی گئی ہے جس میں اس سال 119 یونٹ پور

ے کئے جائیں گے۔

ضروری سہولیات کی فراہمی

35 ایسے ہائی اسکولوں کی منظوری دی گئی ہے جن کو اضافی/ضروری سہولیات فراہم کی جائیں گی اور موجودہ عمارتوں کی مرمت کا کام کرایا جائے گا اس کے علاوہ مزید سہولیات جیسا کہ آڈیٹوریم ہال، کمپیوٹر لیب اور پینے کا صاف پانی فراہم کیا جائے گا۔

انگلش میڈیم اور کمپیر ی ہینسو ہائی اسکولوں کا قیام

اب تک 15 انگلش میڈیم اور 13 کمپری ہینسو اسکولز تعمیر کئے گئے ہیں جو کہ نئے تعلیمی سال کے دوران اے ایم اوز کے ذریعہ فعال کئے جائیں گے جبکہ جون 2022 کے اختتام تک دو کمپری ہینسو ہائی اسکولز اور دس انگلش میڈیم اسکولز، سائنس، آئی ٹی لیب اور لائبریری کی سہولیات سمیت مکمل کئے جائیں گے۔

اسکے علاوہ 1550 ترجیحی اسکولوں کے بچوں میں یونیسیف کے تعاون سے 50 ہزار اسکول بیگز تقسیم کئے گئے ہیں۔

آؤٹ آف اسکول چلڈرن

محکمہ تعلیم سندھ کی جانب سے ایک لاکھ 70 ہزار آؤٹ آف اسکولز بچوں کو سہولیات فراہم کی گئی ہیں اور 6351 بچوں کو نان فارمل ایجوکیشن سینٹرز میں داخل کیا گیا ہے۔

طالبات کے لئے وظیفہ

2001 سے محکمہ تعلیم سندھ کی جانب سے پرائمری اور ہائی اسکولز میں اضافے کے لئے، چھٹی، نویں اور دسویں کلاس کی طالبات کو 35 سو روپے وظیفہ دیا جاتا ہے جس کے ذریعے والدین پر سے تعلیمی اخراجات کا بوجھ کم کرنا ہے اور بچیوں کو اسکول میں تعلیم دلوانے کا فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے اس کے مدنظر آئندہ مالی سال میں طالبات کے وظائف کے لئے 800 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

تعلیمی شعبہ میں گورننس ریفارمز

تمام اساتذہ اب اپنے تبادلے کے لئے ای پورٹل/ویب پورٹل کے ذریعے اپلائی کرسکتے ہیں اس کے ذریعہ شفافیت بڑھے گی۔

☆ تمام اساتذہ کو ویب پورٹل/ای پورٹل کے ذریعے ان کی آئی ڈیز بنائی جائینگی اور انہیں تبادلے کے لئے پورٹل پر سال میں ایک بار اپلائی کرنا پڑے گا جس کے بعد ان کا ٹرانسفر تعلیمی سال کے اختتام کے بعد نوٹیفائی کیا جائے گا

☆ ویڈلاک، طلاق، شریک حیات کی موت یا وبائی بیماریوں کے کیسز میں پورے سال اپلائی کیا جا سکتا ہے۔حکومت کسی بھی وقت بند اسکولوں کو کھولنے کے لئے اساتذہ کی پوسٹنگ کرسکتی ہے(متعدد سنگل ٹیچر اسکول، موت، ریٹائرمنٹ یا اساتذہ کی پروموشن کے باعث بند ہو چکے ہیں)۔

☆ ویب پورٹل پر گرین زون میں ایسے اسکول دکھائے جائینگے جہاں اساتذہ کی ضرورت ہے جبکہ ریڈ کیٹیگری کے اسکولوں میں کسی بھی استاد کی پوسٹنگ نہیں ہوسکے گی کیونکہ وہاں طالب علم اور استاد کے لئے ضروری ریشو ایس ٹی آر کے تحت پہلے سے زائد اساتذہ تعینات ہیں اس لیے اساتذہ صرف ضروریات والے گرین زون میں دکھائے گئے اسکولوں میں اپنے تبادلہ کیلئے اپلائی کرسکیں گے۔

☆ جیسے ہی وہ اسکول میں تبادلے کے لئے درخواست دینگے اسی وقت درخواست منظور کی جائے گی اور ویب پورٹل پر کمپیوٹرائزڈ نوٹیفیکیشن اپ لوڈ کیا جائے گا اور ایسا ہی نوٹیفکیشن ڈی ای اوز کے موبائل فون پر وصول ہوگا جس کے بعد بائیومیٹرک خودکار طور پر تبدیل ہوجائے گا۔

سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن (سیف)

سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے پورے صوبہ میں ایڈولیسنٹ اور ایڈلٹ لرننگ اینڈ ٹریننگ پروگرام (AALTP) کے تحت 2640 اسکولوں کے 841000 طالب علموں اور 103 نان فارمل ایجو

کیشن سینٹرز میں 10 ہزار تربیت حاصل کرنے والے داخل ہیں سیف کے داخلے میں رواں سال کے دوران 265000 سے زائد کا اضافہ ہوا ہے۔

☆ پوسٹ پرائمری ایجوکیشن کو بہتر بنانے کیلئے سیف نے رواں تعلیمی سال کے دوران 275 پرائمری اسکولوں کو ایلیمنٹری اور سیکنڈری سطح پر اپ گریڈ کردیا ہے جس کے ذریعے سندھ کی پیچھے رہ جانے والی کمیونٹیز کو تعلیم کے زیادہ سے زیادہ مواقع میسر ہوں گے۔

☆ نئے تعلیمی سال 23-2022 کے دوران 250 اسکولوں کی اپ گریڈیشن کی جائے گی جس سے 12 ہزار سے زائد طالب علموں کو فائدہ پہنچے گا۔

☆ سیف کے پیپلز اسکول پروگرام کے تحت 3528 ایسے ذہین طالب علموں کی مدد کی جارہی ہے جو کہ معاشی طور پر کمزور ہیں لیکن مسلسل اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کررہے ہیں۔

☆ سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے 36 اسکولوں کے انتظامی امور 20 نامور غیر سرکاری تنظیموں کے حوالے کیئے ہیں اس بات کا اندازہ لگایا جارہا ہے کہ ان تنظیموں کے ذریعہ تقریباً 20 ہزار طالب علموں کو اسٹیٹ آف دی آرٹ اسکول بلڈنگز میں معیار تعلیم مل سکے گی۔

آئندہ مالی سال کے لئے مندرجہ ذیل اسکیمیں تجویز کی گئی ہیں

☆ 102 شیلٹرلیس پرائمری اسکولوں کے لئے عمارتوں کی تعمیر

☆ زیادہ انرولمنٹ رکھنے والے 450 پرائمری/ایلیمنٹری اسکولوں کی بحالی اور اضافی سہولیات کی فراہمی۔

☆ 200 پرائمری اسکولوں کی ایلیمنٹری اسکول تک اپ گریڈیشن

☆ 135 ارلی چائلڈ ہڈ ایجوکیشن کلاس رومز کی تعمیر

☆ 100 مڈل اسکولوں کی ہائی اسکول تک اپ گریڈیشن

☆ 39 ہائی اسکولوں کی ہائر سیکنڈری تک اپ گریڈیشن

☆ 150 ہائی اسکولوں کی مرمت اور ضروری سہولیات کی فراہمی

☆ ڈویژنل سطح پر پانچ سائنس میوزیم کا قیام

☆ 550 پرائمری/ایلیمنٹری/ہائی اسکولوں میں صاف پانی کی فراہمی، چار دیواری اور واش رومز کی تعمیر

☆ 50 پرائمری/ایلیمنٹری/سیکنڈری اسکولوں میں انتہائی ضروری امور کی تکمیل

☆ جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (JICA) کے تعاون سے گرلز پرائمری اسکولوں کی ایلیمنٹری اسکول تک اپ گریڈیشن

☆ آئندہ تعلیمی سیشن میں 64 سائنس ٹیکنالوجی، انجنیئرنگ اور میتھ (STEM) لیبز کا قیام

☆ سرکاری اسکولوں میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ذہین طالب علموں کی پرائیوٹ اسکولوں میں چھٹی سے بارہویں کلاس تک داخلے کے لیے سیف کے تحت اسکول ایجوکیشن اسکالرشپ پروگرام شروع کیا جائے گا جس کے تحت نہ صرف ٹیوشن بلکہ رہائش اور کھانے پینے کے لئے بھی مالی مدد فراہم کی جائے گی۔

کالج ایجوکیشن

سندھ کے محکمہ کالج ایجوکیشن کے غیر ترقیاتی بجٹ رواں مالی سال 2021-22 کے 22.860 بلین روپے سے بڑھا کر آئندہ مالی سال کے لئے 26.768 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔

☆ محکمہ کالج ایجوکیشن نے حیدرآباد، جامشورو، سکھر، شکارپور، جیکب آباد، سانگھڑ، عمرکوٹ اور کراچی ڈویژن کے تین اضلاع کورنگی، ملیر اور غربی میں 16 نئے ڈگری کالج قائم کرنے کی ترقیاتی اسکیم شروع کی ہے۔

☆ 09 نئے کالج تعمیر کئے جاچکے ہیں اور مانجھند، جامشورو، میرپورخاص، لاڑکانہ، گھڑی یاسین، شکارپور، اسلام کوٹ، تھرپارکر اور کشمور میں کالج فعال کئے گئے ہیں اور انکی ایس این ایز میں 344 اسامیاں رکھی گئی ہیں۔

☆ تھرپارکر، دادو، لاڑکانہ، خیرپور، کشمور اور بدین میں چھ نئے کیڈٹ کالج قائم کئے جارہے

ہیں محکمہ کالج ایجوکیشن میں 48 کالجز میں ڈیجیٹل لائبریاں قائم کی ہیں اورآئندہ مالی سال کے دوران مزید 10 ڈیجیٹل لائبریریاں قائم کی جائیں گی۔محکمہ کالج ایجوکیشن میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسٹاف کے لئے سینٹرالائزڈ بائیومیٹرک حاضری سسٹم(CBAS) متعارف کرایا گیا ہے جس کے تحت روزانہ کی بنیاد پر حاضری چیک کی جائے گی۔

☆ صوبہ کے 335 کالجز میں سندھ الیکٹرونک سینٹرلائزڈ کالج ایڈمیشن پروگرام (SECCP) متعارف کرایا گیا ہے اس سے قبل یہ پروگرام صرف کراچی تک محدود تھا۔

☆ سندھ کی دیہی علاقوں میں متعدد گرلز کالجز میں مفت ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔

☆ آئندہ مالی سال 2022-23 کیلئے سندھی ادبی بورڈ کے بجٹ میں 120 ملین روپے رکھے گئے ہیں تاکہ صوبہ کے نوجوانوں میں ادبی سرگرمیوں میں اضافہ ہوسکے۔

یونیورسٹیز اور تعلیمی بورڈ

سندھ حکومت نے صوبہ کے محروم طبقات میں ہائرایجوکیشن میں اضافہ کیلئے ایسی پالیسی شروع کی ہے کہ جس کے تحت انتظامی طور پر آزاد یونیورسٹیاں قائم کی جائیں یا سات اضلاع کورنگی، کراچی ویسٹ ،کیماڑی،ملیر،ٹنڈومحمد خان،ٹنڈوالہیاراور سجاول میں سرکاری یونیورسٹیوں کے کیمپس قائم کئے جائیں۔کورنگی میں یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی اینڈ اسکلڈ ووکیشنل/انڈسٹریل ڈیولپمنٹ قائم کی جائے گی جبکہ کراچی ویسٹ میں اس یونیورسٹی کا کیمپس قائم کیا جائے گا۔ملیر میں این ای ڈی یونیورسٹی کا کیمپس قائم کیا جائے گا اسی طرح ٹنڈومحمد خان میں آئی بی اے کراچی یا آئی بی اے سکھر کا کیمپس قائم کیا جائے گا جبکہ سجاول میں مہران یونیورسٹی کا کیمپس کا قائم کیا جائے گا۔

سندھ حکومت ہائرایجوکیشن کے اداروں میں تعلیمی اور تحقیقی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کررہی ہے یونیورسٹیز اور بورڈز کا محکمہ بےنظیر بھٹوشہید ہیومن ریوسورس، ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ بورڈ اوراسٹیوٹا کے ذریعے اپنا کردارادا کررہا ہے۔یونیورسٹیز اور بورڈ کا محکمہ سرکاری یونیورسٹیز کے تحت جاری ترقیاتی اسکیموں میں بھی مدد فراہم کررہا ہے۔

محکمہ یونیورسٹیز و بورڈ کا غیر ترقیاتی بجٹ سال 22-2021 کے 13.314 بلین روپے سے بڑھا کر آئندہ مالی سال 23-2022 کیلئے 18.704 بلین روپے کیا گیا ہے۔

یونیورسٹیز کی گرانٹ میں موجودہ مالی سال 9.4 بلین روپے سے بڑھا کر آئندہ مالی سال کے لئے 14.3 بلین روپے کرنے کی تجویز ہے۔

محکمہ یونیورسٹیز و بورڈ کے تحت رواں مالی سال 22-2021 کے دوران مندرجہ ذیل کامیابیاں حاصل کی گئیں۔

☆ محکمہ کی جانب سے سرکاری یونیورسٹیز میں 8 ای ڈی پی اسکیمیں مکمل کی گئی

☆ ڈاؤ یونیورسٹی کے اوجھا کیمپس میں 410.265 ملین روپے کی لاگت سے ڈیپارٹمنٹ سیرو بائیولوجی قائم کیا گیا ہے جس میں گیس کے ذریعہ پاور جنریشن اور ہیٹ ریکوری سسٹم شامل ہیں۔

☆ کراچی یونیورسٹی کے انٹرنیشنل سینٹر فار کیمیکل اینڈ بائیولوجیکل سائینسز (ICCBS) میں 129.278 ملین روپے کی لاگت سے ایم فل اور پی ایچ ڈی اسکالرز کیلئے گرلز ہاسٹل کا قیام

☆ شہید ذوالفقار علی بھٹو یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کے سٹی کیمپس میں 94.923 ملین روپے کی لاگت سے اضافی کلاس رومز اور آڈیٹوریم ہال کی تعمیر

☆ سکھر آئی بی اے میں 819.777 ملین روپے کی لاگت سے توسیع کا کام

☆ آئی بی اے سکھر میں 257.234 ملین روپے کی لاگت سے سولر سسٹم اور ایل ای ڈی لائٹوں کی تنصیب

☆ آئی ٹی کالج خیر پور میں 417.512 ملین روپے کی لاگت سے آئی ٹی انسٹیٹیوٹ کا قیام

☆ سکھر آئی بی اے یونیورسٹی میں 149.627 ملین روپے کی لاگت سے سینٹر فار روبوٹکس، آرٹیفیشل انٹیلیجنس اور بلاک چین (CRAIB) کا قیام

آئندہ مالی سال ہائر ایجوکیشن کے شعبہ میں شروع کئے جانے والے منصوبے

☆ سندھ یونیورسٹی کے دادو کیمپس میں 90.412 کی لاگت سے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کا قیام

☆ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی حیدرآبد کے لئے مختص زمین پر 201.455 ملین روپے کی لاگت سے چاردیواری کی تعمیر

☆ سندھ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے کراچی میں 424.776 ملین روپے کی لاگت سے عمارت کی تعمیر

☆ محکمہ یونیورسٹیز اور بورڈ کے تحت ای ای ڈی یونیورسٹی کراچی میں 1.3 ایکڑ پر پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ کے تحت 1 بلین روپے کی لاگت پہلے سائنس وٹیکنالوجی پارک قائم کیا جائے گا

☆ محکمہ یونیورسٹیز و بورڈ نے پہلے مرحلے میں سرکاری شعبہ کی یونیورسٹیز کو سولر سسٹم پر منتقل کرنے کی تجویز دی ہے جس سے یونیورسٹیز میں توانائی کی بچت کے ساتھ ساتھ ان کے اخراجات بھی کم ہونگے جبکہ مالی سال 23-2022 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سندھ یونیورسٹی جامشورو اور قائدعوام یونیورسٹی آف انجینئیرنگ سائنسز وٹیکنالوجی کیلئے بھی یہی تجویز رکھی گئی ہے۔

☆ محکمہ یونیورسٹیز و بورڈ ہر سال 80 فارماسسٹ تیار کرنے کیلئے لیاقت یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز میں انسٹیٹیوٹ آف فارمیسی قائم کر رہی ہے۔

تعلیمی بورڈ

☆ تعلیمی بورڈ کی جانب سے صوبہ بھر میں بورڈز کے امتحانی نظام کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔

☆ سندھ حکومت مالی سال 23-2022 کیلئے تعلیمی بورڈ میں داخلہ اور امتحانی فیس کی مد میں دو بلین روپے فراہم کررہی ہے۔

☆ تعلیمی بورڈ کے امتحانی نظام میں تبدیلی لانے کیلئے کام کیا جارہا ہے۔ امتحانی نظام میں تبدیلی دراصل تعلیمی نظام کی بہتری ہے۔

☆ تمام تعلیمی بورڈز کے امتحانات سمیت تمام نظام کیلئے آٹومیشن بورڈز ایجنڈے میں سب

سے اوپر ہے بورڈز اوایم آر/اوسی آر کے تحت چلائے جا رہے ہیں امتحانی نظام کا آٹو میشن تدریسی سال 2020-21 میں متعارف کرایا گیا تھا۔

امن وامان

جناب اسپیکر!

قائداعظم محمد علی جناح نے فرمایا ہے کہ " حکومت کا پہلا فرض امن وامان برقرار رکھنا ہے تا کہ ریاست کی جانب سے عوام کی زندگی، ملکیت اور مذہبی عقائد مکمل طور پر تحفظ حاصل ہو۔"

امن وامان ہمیشہ سندھ حکومت کی ترجیح رہا ہے ہماری ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ عوام کو تحفظ کا ماحول فراہم کیا جائے اور یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ عام افراد کی جان و مال تحفظ فراہم کریں۔ حال ہی میں بد قسمتی سے کراچی میں کچھ دہشت گردی کے واقعات رونما ہوئے۔ کراچی کے صدر کے علاقے میں تین بم دھماکے ہوئے اور کراچی یونیورسٹی میں ایک خودکش بم حملہ ہوا جس میں تین چینی شہریوں سمیت چار افراد جاں بحق ہوئے ایسے واقعات سندھ حکومت کے لئے قابل فکر تھے اس کے بعد ہم نے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو متحرک کیا اور انٹیلیجنس سسٹم میں واضح بہتری لائے ہم اس بات کو یقینی بنا رہے ہیں کہ دہشت گردی کی تازہ لہر کا مقابلہ کرنے کیلئے مزید اقدامات کئے جائیں۔ کراچی یونیورسٹی بم دھماکے کے واقعہ میں مارے جانے والے چینی شہریوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے کراچی یونیورسٹی کے آرٹس اور سوشل سائنسز آڈیٹوریم کو انہی چینی شہریوں کے نام سے منسوب کیا جائے گا۔

آئندہ مالی سال 2022-23 کے لئے محکمہ داخلہ کے سندھ پولیس اور جیلوں سمیت رکھا جانے والا بجٹ رواں مالی سال کے بجٹ 119.98 بلین روپے سے بڑھا کر 124.873 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔

رواں مالی سال میں کئی سنگ میل طے کر چکے ہیں ان میں سے کچھ کا میں ذکر کرتا چلوں۔

☆ سیکیورٹی فورسسز کے شہید اور زخمی اہلکاروں کے خاندان کو 500 ملین روپے دیئے گئے۔

☆ پولیس اہلکاروں اور انکے خاندان کی مالی مدد کے لئے ایک بلین روپے دیئے گئے۔

- ☆ گزشتہ تین مالی سالوں کے دوران محکمہ پولیس کے لئے 2.274 بلین روپے کی جدید ہتھیار خریدے گئے۔
- ☆ کراچی پولیس کے تحقیقاتی ونگ میں 13 کرائم سین یونٹ قائم کیئے گئے جبکہ سندھ کے دیگر اضلاع میں 23 یونٹس قائم کئے گئے۔
- ☆ 25 ملین روپے کی لاگت سے فارنزک ڈیپارٹمنٹ کیلئے نقش نگاری کی مشینری خریدی گئیں۔
- ☆ سندھ کے تمام اضلاع میں شکایتوں کے ازالے کے لئے آن لائن مکلینیزم قائم کیا گیا۔
- ☆ محکمہ پولیس میں ٹرانس جینڈر (خواجہ سرا) کیلئے ملازمت کا کوٹہ پانچ فیصد مقرر کیا گیا۔
- ☆ سندھ کے تمام اضلاع میں وومن پولیس اسٹیشنز قائم کئے گئے
- ☆ 10 اسپیشل انویسٹی گیشن کمپلکس قائم کئے گئے۔
- ☆ 7 ون اسٹاپ وومن اینڈ چائلڈ پروٹیکشن سینٹر قائم کئے گئے جبکہ محکمہ داخلہ کے 24 نئے سینٹرز حتمی منظوری کے مرحلے میں ہیں۔
- ☆ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 15 پولیس اسٹیشنز کی عمارتوں سمیت 24 اسکیمیں تکمیل کے مراحل میں ہیں
- ☆ رواں مالی سال میں سندھ فارنزک سائنس لیبارٹری کی تعمیر شروع ہوچکی ہے۔
- ☆ 259 رپورٹنگ رومز پولیس اسٹیشنز کی سطح پر قائم کئے جارہے ہیں
- ☆ کراچی میں وٹنیس آئی ڈینٹیفیکشن سینٹر قائم کیا جارہا ہے۔

جیل اصلاحات

سندھ حکومت نے جیل خانہ جات ملازمین کی صلاحیتوں میں اضافہ کیلئے حیدرآباد میں "سندھ پریزن اسٹاف ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قائم کیا ہے۔ آئندہ مالی سال 23-2022 کیلئے سندھ حکومت نے قیدیو

ں کو قانونی مدد فراہم کرنے کیلئے قیدیوں کی بھلائی، قیدی خواتین اور انکے بچوں کی تعلیم، جو قیدی جرمانے کی رقم ادا نہ کر سکیں انہیں جرمانے کی رقم مہیا کرنا و دیگر امور کی مد میں 57.578 ملین روپے کی ایڈان گرانٹ مہیا کی ہے اس کے ساتھ ساتھ کراچی ڈسٹرکٹ جیل ملیر میں 100 قیدیوں کیلئے بیرکوں کی تعمیر کی جارہی ہے۔ محکمہ جیل کے دیگر اہم امور میں ڈسٹرکٹ جیل سانگھڑ میں ہسپتال کے بلاک کی تعمیر، ڈسٹرکٹ جیل ملیر میں نفسیاتی وارڈ کی تعمیر، سینٹرل جیل کراچی کے احاطہ میں اینٹی ٹیررزم کورٹ نمبر 20 کی تعمیر اور تمام اضلاع کی جیلوں کے دورے کیلئے اوورسائیڈ کمیٹیوں کے قیام کے علاوہ دیگر امور شامل ہیں۔

بنیادی ڈھانچے کی ترقی

سندھ حکومت بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں گہری دلچسپی رکھتی ہے کیونکہ یہ اقتصادی ترقی کا اہم حصہ ہے آج میں ایوان کے سامنے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کیلئے کئے جانے والے اقدامات میں حاصل ہونے والی کامیابیوں کا ذکر کروں گا۔

سرکاری اور نجی شراکت داری

جناب اسپیکر

جب سے سندھ پبلک پرائیوٹ پروگرام کے تحت بنیادی ڈھانچے کی ضروریات کو یقینی بنانے کیلئے شروع کیا خصوصاً کرونا وائرس کے دوران اس کا بھرپور فائدہ حاصل ہوا جس پر کوئی بھی سودے بازی نہیں کی۔

مجھے یہ بتاتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس ہورہی ہے ہمارا پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ پروگرام دی اکنامکسٹ میگزین انٹیلیجنس یونٹس رپورٹ انفرااسکوپ 2018 کی جانب سے ایشیا میں بہترین پروگرام کے چھٹے رینک ملنے پر ایک اور عالمی اعزاز حاصل کرلیا ہے ہمارے پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ پروجیکٹ کے تحت نبی سر سے وجھارتک واٹر ورکس پروجیکٹس نے 2 عالمی آئی ایف این ایوارڈ حاصل کئے ہیں اور ایک دوسری کیٹگری میں رنراپ رہا۔ یہ پروجیکٹ کویت انویسٹمنٹ اتھارٹی کے ماتحت ادارے انرٹیک واٹر پرا

ئیوٹ لمیٹڈ کے ساتھ شروع کیا گیا یہ پہلی بار رہوا جو پاکستان نے سندھ حکومت کی کوششوں سے ایک ملک کی حیثیت سے یہ کیٹگر یز حاصل کیں ہیں۔

جناب اسپیکر!

سندھ پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ پروجیکٹ پورٹ فولیوانفرااسٹرکچر، صحت، پانی، انفارمیشن ٹیکنالوجی ،اسپیشل اکنامک زون، تعلیم اورشہری ترقی کے منصوبے میں تیزی سے ترقی کرر ہاہےاورایک مضبوط پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ پروجیکٹ بن چکا ہے جس میں مالی سال 2022-23 کے لئے مندرجہ ذیل بڑی اسکیمیں شامل ہیں۔

1۔ روڈ انفرااسٹرکچر

I۔ ملیر ایکسپریس وے پروجیکٹ

کراچی کے بڑے سے بڑے انفرااسٹرکچر کا منصوبہ 38.75 کلومیٹر اور چھ لائنز کے ملیر ایکسپریس وے پروجیکٹ منصوبہ ہے جوکہ ملیر ایکسپریس وے تک رسائی رکھتا ہے اب زیرتعمیر ہےاورامید ہے کہ آئندہ تین سالوں میں یہ منصوبہ مکمل ہوجائے گا جس کے بعد سفری وقت ایک گھنٹے سے کم ہوکر 25 منٹ تک ہو جائے گا اس منصوبہ سے ناصرف کراچی کا رش کم ہوگا بلکہ کراچی کے نزدیکی علاقوں مین تیزی سے ترقی کے دور میں لوگوں کو مضبوط سفری سہولیات مہیا ہونگی۔

II۔ ایم ۔9، ایم 5 لنک روڈ پروجیکٹ (LRP) پورٹ قاسم اور کراچی کے قلب میں قائم تین اہم ترقیاتی علاقوں لانڈھی، کورنگی اوراسٹیل ملز کے صنعتی علاقوں کے ٹریفک کو تمام ملک میں رسائی دینے کے لئے کمرشل کوریڈور کے طور پر استعمال ہوگا۔ یہ اسکیم سپر ہائی وے ایم 9 اور نیشنل ہائی وے ایم 5 کو ملانے کے لئے 20 کلومیٹر کے دولائن لنک روڈ کی دوبارہ بحالی ہوگی جو کہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت کی جائے گی اس حوالے سے مفاہمتی معاہدہ اپریل 2021 میں کیا گیا اور یہ منصوبہ زیرتعمیر ہے جوکہ آئندہ سال تک مکمل ہوجائے گا یہاں یہ ذکر کرتا چلوں کہ یہ سندھ کا واحد منصوبہ جس کی پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ کے تحت مساوی بنیاد پر سوفیصد مالی تعاون کیا گیا ہے۔ جس میں کسی بھی بینک اور وی جی ایف کی مالی مدد شامل

نہیں ہے۔

III۔گھوٹکی کندھ کوٹ پل

دریائے سندھ پر 2.175 کلومیٹرطویل گھوٹکی کندھ کوٹ پل کی تعمیر تیزی سے جاری ہے اور انشاء اللہ ایک سال کے دوران یہ مکمل ہوجائے گا اس اسکیم سے دونوں علاقوں کا 151 کلومیٹر کا سفر کم ہوکر تیس کلومیٹر ہوجائے گا۔اس پل کی تعمیر سے گھوٹکی اور کندھکوٹ میں بیشمار معاشی فوائد حاصل ہونگے۔ان دونوں اضلاع میں ملک کی آئل اور گیس فیلڈز، پاور پروجیکٹس اور فرٹیلائزرز پلانٹس قائم ہیں۔

IV۔اربن روڈ انیشیٹیوز کراچی

ماڑی پور ایکسپریس وے اور آئی سی آئی انٹرچینج منصوبہ کراچی کے سمندری کنارے والے علاقوں کو ملائے گا اور تیزی سے رسائی ممکن ہوسکے گی۔کراچی پورٹ کے لئے پورے ملک سے آنے اور جانے والے ہیوی ٹریفک کو جنکشن کے ذریعے بلا رکاوٹ سہولت فراہم ہوگی اس کے ساتھ ساتھ اپنی منزل کی جانب آنے والے شہری ٹریفک جو کہ ماڑی پور روڈ استعمال کرتے ہیں ان کو سہولت ملے گی اور پل پر شام کے اوقات میں ہونے والے ٹریفک کے رش کا خاتمہ ہوگا جہاں سگنل کے جنکشن کے باعث گاڑیوں کی ایک کلو میٹر طویل لائن دیکھنے میں آتی ہے اس منصوبے میں ماڑی پور ایکسپریس وے کی 8 کلومیٹر ٹو بائی ٹو لائن اور آئی سی آئی پل پر انٹرچینج ایک کلومیٹر 2 لائنوں کی ترقی شامل ہے۔اس اسکیم کیلئے خریداری کے کام کا ٹھیکہ حاصل کرنے والی کمپنی کے حوالے کیا گیا ہے اور مفاہمتی معاہدہ رواں مہینے ہونے کا امکان ہے جبکہ تعمیراتی سرگرمیاں دسمبر 2022 سے شروع ہونگی۔اس منصوبے کی لاگت 11.2 بلین روپے ہے۔

2۔واٹر اینڈ سیوریج

I۔ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ ایٹ ٹی پی ون

یہ پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا منصوبہ ہے جس کا نام 50 ایم جی ڈی میونسپل ویسٹ واٹر ری سائیکلنگ پروجیکٹ ہے یہ منصوبہ پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ یونٹ اور ایشیائی ترقیاتی بینک کے پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ کی مدد سے تیار کیا گیا ہے اس منصوبے کے تحت ٹی پی ون پر ویریج کے پانی کو صنعت کے لئے

قابل کے استعمال بنانا ہے۔سائٹ ایریا میں صنعتوں کو پانی کی فراہمی کے منصوبوں کو چلانا،ان کی دیکھ بھال،اپ گریڈیشن اور کراچی واٹرا اینڈ سیوریج بورڈ کے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کے ڈھانچے کو ضروری پانی فراہم کرنے جیسی تمام ذمہ داریاں ہونگی اس منصوبے کی فزیبلیٹی تیار کی جا چکی ہے اور سرمایہ کاری کی درخواستوں کا عمل 2023 میں مکمل ہوگا۔

II۔ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ ایٹ ٹی پی 4

کراچی واٹرا اینڈ سیوریج بورڈ نے ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے کراچی کی صنعتوں کو پانی کی فراہمی کیلئے 120 ایم جی ڈی میونسپل ویسٹ واٹر ری سائیکلنگ پروجیکٹ تیار کیا ہے یہ پروجیکٹ کورنگی کے صنعتی علاقے میں واقع ہوگا اور ریونیو ماڈل کے تحت کورنگی اور لانڈھی کی صنعتی علاقوں کے صارفین سے میٹر بلنگ اور ادائیگی کی نسبت سے چلایا جائے گا۔

نبی سر سے وینجھار تک صنعتی پانی کی فراہمی

(i) نبی سر سے وجھار تک صنعتی پانی کی فراہمی، مائننگ پروجیکٹ میں اسٹریٹیجک پارٹنرشپ کے بعد سندھ حکومت نے یہ ذمہ داری خود اٹھائی ہے کہ بڑا انفرا اسٹرکچر مہیا کیا گیا جو کہ کاٹن کی کمی اور بجلی کی پیداواری سر گرمیوں کے لئے انتہائی ضروری ہے۔تھر کے بلاک نمبر 2 میں 1590 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے والے نئے پاور پلانٹ میں بڑی سے بڑی رکاوٹ پاور پلانٹ میں متواتر معیاری پانی کی فراہمی کی سندھ حکومت نے اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ کے تحت پانی کی فراہمی کا ایک بڑا منصوبہ متعارف کروایا یہ منصوبہ انرٹیک واٹر پرائیوٹ لمیٹڈ کے حوالے کیا گیا ہے۔ہم نے 4 جون 2022 کو منصوبے کی تعمیر کے لئے کا افتتاح کیا اور یہ منصوبہ 12 مہینہ میں مکمل ہوگا۔

III کراچی حب واٹر کینال پروجیکٹ

اس منصوبے میں کراچی حب واٹر کینال کے انفرا اسٹرکچر جس میں 22.4 کلومیٹر کینال، پمپنگ

اسٹیشنز ،واٹر فلٹریشن پلانٹس اور نکاسی آب کے نالوں میں توسیع شامل ہے۔اس کے ساتھ ساتھ نیشنل گرڈ کو متبادل توانائی کے ذرائع مہیا کرنے کے لئے سولر پلانٹس بھی لگانا شامل ہے۔ یہ ترقیاتی اسکیم اہم ترقیاتی اثر رکھے گی کیونکہ پاکستان میں یہ پہلی بار مساواتی طور طور خریدا جانے والا واٹر سپلائی پروجیکٹ ہے۔اس کے ذریعے توانائی کے شعبہ میں ردوبدل کے لئے راہ ہموار ہوگی جبکہ پانی کی کمی کے مسئلہ کا سامنا کرنے میں معاون ومددگار ثابت ہوگا جس کا اس وقت ہمیں سامنا ہے۔اسکیم کی فزیبلیٹی سندھ حکومت اور آئی ایف سی کی جانب سے تیار کی گئی ہے۔

(i) صفائی کے پلانٹس

سندھ حکومت مختلف اسکیموں کے ذریعے پانی کی فراہمی کے موجودہ نظام میں بہتری لا رہی ہے۔ سندھ حکومت نے کراچی واٹر اینڈ سیوریج بورڈ کے ذریعے پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 100 کلومیٹر کوسٹل لائن کے ساتھ صفائی کے پلانٹس قائم کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے۔

3 انڈسٹریز اینڈ کامرس

(i) ماربل سٹی پراجیکٹ

یہ اسکیم فزیبلیٹی کے مرحلے میں ہے جس کے تحت سندھ حکومت ناردرن بائی پاس کے نزدیک 300 ایکڑ اراضی پر ماربل سٹی کے قیام کے لئے کام کر رہی ہے جو کہ خصوصاً ایس ای زیڈ اینڈسٹری ہے اس اسکیم سے سندھ میں پتھر، گرینائٹ اور ماربل کی صنعت کو ترقی ملے گی۔اس سکیم کی لاگت 6 بلین روپے ہے۔

(ii) دھابیجی اسپیشل اکنامک زون (DSEZ)

خریداری کے عمل کے بعد دھابیجی اسپیشل اکنامک زون کا مفاہمتی معاہدہ 22 فروری 2022 کو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ساتھ شروع کیا گیا یہ اسکیم ایس پی وی ظاہر خان اینڈ برادرز کی جانب سے بنائی گئی جو کہ ٹھیکا حاصل کنندہ تھے۔ ٹھیکے کی شرائط وضوابط 20 برس کی ہیں۔ پہلے مرحلے میں جو کہ

1750 ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے آئندہ اڑھائی برس میں تیار کیا جائے گا اور اس کو فعال بنایا جائے گا۔نجی کمپنی کو اراضی کی الاٹ منٹ اس سال کے آخر تک کی جائے گی۔

دھابیجی اسپیشل اکنامک زون 1530 ایکڑ اراضی پر محیط ہے جس سے نہ صرف صوبے کو خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا بلکہ قومی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔دیگر فوائد میں نوکریاں، صنعتی ترقی، ملک میں سرمایہ کاری کی رفتار میں اضافہ، کاروبار میں اضافہ اور ملک کے جی ڈی پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے اس کے ساتھ ساتھ نجی سرمایہ کاری اور سرمایہ بڑھے گا۔اس اسکیم سے سندھ حکومت کے پاس ریوینیو کی شکل میں قابل ذکر آمدنی جمع ہوگی۔

خیر پور اسپیشل اکنامک زون (KSEZ)

خیر پور اسپیشل اکنامک زون پہلا اور انتہائی اہم اسپیشل اکنامک زون ہے جس کو اسپیشل اکنامک زون ایکٹ 2012 کے تحت فروری 2014 میں اسپیشل اکنامک زون کا درجہ دیا گیا۔جو کہ پانچ میگاواٹ بجلی کی پیداوار، قدرتی گیس، باؤنڈری وال، واٹر سپلائی اینڈ ڈرینیج، کچرے کا ٹریٹمنٹ پلانٹ، سیکیورٹی رومز، آگ بجھانے کا نظام، ڈسپنسری، مسجد، اور دیگر سہولیات فراہم کرے گا۔سندھ حکومت زون میں سرمایہ کاروں کو تمام سہولیات مہیا کرنے اور صنعتی پلانٹ پر سبسڈی فراہم کرنے کے لئے 2174.96 ملین روپے جاری کر چکی ہے اس کے ساتھ سرمایہ کاروں کو ون ونڈو آپریشن، 10 برس کی ٹیکس چھوٹ اور زون کی دیکھ بھال کے لئے مراعاتیں مہیا کی جائے گی۔

رواں مالی سال کے آخر تک انفرااسٹرکچر مکمل ہونے پر سندھ کابینہ کے 2 دسمبر 2021 کو ہونے والے اجلاس میں کیئے گئے فیصلے کے تحت اسپیشل اکنامک زون منیجمنٹ کمیٹی 10 برسوں کے لئے انتظامی امور انجام دے گی۔پانچ صنعتوں کی پیداوار شروع ہو چکی ہے اور 13 صنعتوں نے آئندہ مالی سال کے ابتدا میں پیداوار کے لئے درخواستیں دی ہیں۔

خیر پور اسپیشل اکنامک زون دیہی معیشت میں صنعتی بنیاد کو مضبوط کر رہا ہے اور اس کے ذریعے 25000 براہ راست جبکہ 75000 بالواسطہ روزگار حاصل کر رہے ہیں۔یہ زون سندھ میں ماحول

دوست اور جدید صنعتوں کو متعارف کرائے گا۔انشاء اللہ اس زون میں صنعتی علاقوں کی صلاحیتوں کو مقامی معیشت روزگار کے مواقع اور کاروبار کے لئے استعمال ہوں گی۔

4 شعبہ انفارمیشن ٹیکنالوجی

(i) این ای ڈی ٹیکنالوجی پارک

این ای ڈی ٹیکنالوجی پارک پہلا مکمل طور پر مربوط سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پارک ہے این ای ڈی یونیورسٹی کے احاطے میں قائم یہ پارک پہلا حکومتی فنڈنگ سے قائم کیا گیا ٹیکنالوجی پارک ہے اسکیم کا مقصد ٹیکنالوجی کے اداروں کی ترقی اوران کو جدید خطوط پر استوار کرنا ہے۔اس منصوبہ کے ذریعے مختلف ملٹی نیشنل اور انٹری پری نیورز ایک ساتھ مل کر سائنس کی دنیا میں نئے میدان دریافت کریں گے۔اس منصوبے کے لئے این ای ڈی یونیورسٹی نے ایک ایکڑ زمین مختص کی ہے۔یہ پروجیکٹ آئندہ مالی سال میں سرمایہ کاروں کے لئے متعارف کیا جائے گا۔

5 اربن ڈیولپمنٹ پروجیکٹس

i رانی باغ (کوئین گارڈن) حیدرآباد

سندھ حکومت رانی باغ کو بہترین سبزہ زار کی سہولیات پرکشش اور تفریحی ماحول فراہم کرنے کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت جدید بنانے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے اس اسکیم کا مقصد حیدر آباد اور قریبی علاقوں کے رہائشیوں کے لئے سرسبز مقام،تفریحی سہولیات اور سماجی رابطوں کے لئے پلیٹ فارم اور مقامی افراد کے لئے روزگار مہیا کرنا ہے۔

ii ایل ڈی اے اسکیم 42 کراچی

حکومت سندھ لیاری ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) کے ذریعے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت لیاری کے علاقوں کو خود کفیل اور رہائش کے قابل بنانے کے اقدامات کر رہی ہے۔اس اسکیم کا مقصد علاقائی

شہری مراکز کے علاقوں کی ترقی کی رفتار میں اضافہ کرنا ہے تاکہ شہروں میں بڑھتی ہوئی آبادی کی رہائشی

ضروریات کو پورا کیا جائے تا کہ لوگوں کو قابل خرید رہائش اور روزگار مہیا ہو سکے۔

5 تعلیمی منصوبے

i ایجوکیشن منیجمنٹ آرگنائزیشن (EMOs):

ای ایم او کے چھٹے پروکیورمنٹ سائیکل کی تکمیل سے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت 139 سرکاری اسکولوں (کلسٹر ماڈل) کو اچھی شہرت کے حامل تنظیموں کے حوالے کیا گیا جو کہ بہتر تعلیم مہیا کررہی ہیں ان اسکولوں میں 70000 سے زائد طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ ان اسکولوں میں اساتذہ، اسکول کا عملہ، اسکول منیجمنٹ کمیٹیز، مقامی برادری محکمہ تعلیم کے مقامی اہلکاروں کے ساتھ مل کر بہتر کام کررہے ہیں۔ ساتویں پروکیورمنٹ سائیکل برائے پانچ SEBP اسکولز دو گروپ اسکولوں کے ہمراہ اس سال متعارف کروائی گئی ہے اور اس ماہ میں مکمل ہو جائے گی۔

7 صحت کے منصوبے

i صحت کی سہولیات اور علاقائی بلڈ سینٹرز

پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت لاکھوں افراد سالانہ چار اسٹیٹ آف آرٹ ریجنل بلڈ سینٹرز کی سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں یہ علاقائی بلڈ سینٹرز بلا کسی رکاوٹ کے کورونا کے وبائی مرض کے دوران خون کی فراہمی یقینی بناتے رہے اور اس کے علاوہ تھلیسیمیا کے مریضوں کی بھی خون کی کمی کو پورا کررہے ہیں۔

روڈ انفرااسٹرکچر

جناب اسپیکر

سڑکوں کے انفرااسٹرکچر کی تعمیر حکومت سندھ کی اولین ترجیح رہی ہے جس کا مقصد عوام کی سماجی و معاشی صورتحال، ان کے رابطوں اور کمیونیکیشن کو بہتر بنانا ہے تا کہ تجارت اور کاروباری مواقع پیدا ہوں۔ اس کا مقصد صوبہ سندھ کو ترقی پذیر ممالک کی طرز پر آئیڈیل روڈ ڈینسٹی فراہم کرنا ہے جو کہ 0.5 کلومیٹر / اسکوائر کلومیٹر ہے۔ اس وقت صوبہ سندھ کے پاس 47,000 کلومیٹر طویل روڈ انفرااسٹرکچر موجود ہے۔

حکومت سندھ کی ترجیح نہ صرف سڑکوں کے نیٹ ورک میں اضافہ ہے بلکہ وہ موجودہ انفرااسٹرکچر کی تعمیر ومرمت میں بھی مزید رقم خرچ کررہی ہے۔محکمہ ورکس اینڈ سروسز روڈ ٹرانسپورٹیشن سسٹم پر مسلسل بڑھتے ہوئے دباؤ کوکم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسے مسلسل پھیلاؤ،مرمت،تبدیلی اورجدید تقاضوں میں ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ان مقاصد کے حصول کے لئے موجودہ مالی سال میں مختص 4.335 بلین روپے کر بڑھا کر آئندہ مالی سال2022-23 میں 4.715 بلین روپے کردیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر

محکمہ کی جانب سے حاصل کردہ نمایاں سنگ میل درج ذیل ہیں:

- ☆ ضلع سکھر میں سڑکوں کی تعمیر ومرمت(42.00 Kms)
- ☆ اسلام کوٹ سے تھرکول فیلڈ بلاک VIII،IX،X سے نگرپارکر روڈ کی تعمیر (70.00 Kms)
- ☆ حیدرآباد سے ٹنڈومحمد خان تک دورویہ سڑک کی تعمیر(33.00 Kms)(نظرثانی شدہ)
- ☆ علی بندر سے نگرپارکر روڈ Mile 0/0-129/2 (208.00 Kms)
- ☆ مٹھی انٹرسیکشن سے نوکوٹ (ADB پراجیکٹ کے آخری سرے تک) (42.00 Kms)
- ☆ بدین سے وانگو موڑ تک روڈ کی بہتری،تباہ شدہ روڈ کی بحالی(29.00 Kms)(نظر ثانی شدہ)
- ☆ سندھ کوسٹل ہائی وے ساکرو/ گھگھر پھاٹک۔کیٹی بندرشاہ گھوڑاباری/بندر۔علی بندر (گھگھر پھاٹک۔کیٹی بندرفیزI) (90.00 Kms)
- ☆ سڑکوں کی بہتری کے لئے بلاک پروویژن (نوشہروفیروز،خیرپور،سکھر،گھوٹکی،شکارپور، لاڑکانہ،شہدادکوٹ،جیکب آباد،کشمور،ٹھٹھہ،حیدرآباد،ٹنڈوالہیار،ٹنڈومحمد خان،ٹیاری،

میر پور خاص، سجاول، تھر، سانگھڑ، عمر کوٹ، بدین، جامشورو، شہید بینظیر آباد، دادو، کراچی

- ☆ ٹنڈو جام بائی پاس روڈ حیدر آباد۔ میر پور خاص روڈ کے ساتھ (9.66KMs) (نظر ثانی شدہ)
- ☆ W/R جیکب آباد ڈھل روڈ (37.00 Kms)
- ☆ نیشنل ہائی وے (N-5) دھابیجی کریک سائڈ (50.00 Kms) mile 31/0 کو پورٹ قاسم دو رویہ دھابیجی اسپیشل اکنامک زون سی پیک سے ملانے کے لئے تعمیر اور بہتری (8.00 Kms)۔
- ☆ نوکوٹ، جھڈو اور ٹنڈو جان محمد بائی پاسز روڈ کی تعمیر و مرمت (20.00 Kms)
- ☆ W/R مٹھی سے ڈیپلو (39.20 Kms)
- ☆ W/R سانگھڑ سے کھپرو براستہ چوٹیاریوں ٹنڈو مٹھا خان اور لون خان روڈ (53.10 Kms)
- ☆ نیو N-5 نزد خیر پور اسپیشل اکنامک زون سے اولڈ N-5 شاہ عبدالطیف یونیورسٹی براستہ ٹنڈو مستی روڈ کی تعمیر (i/c Overhead Bridge Railway Crossing) (10.00 Kms) (نظر ثانی شدہ)۔
- ☆ ٹنڈو الہیار بائی پاس روڈ کو دو رویہ کرنا اور تعمیر (شمالی سمت) (6.24 Kms) (ترمیم شدہ)
- ☆ ملیر 15، مراد میمن روڈ، درسنو چنو، ملیر ضلع، کراچی لنک روڈ کی تعمیر و بحالی (23.50 Kms)
- ☆ کوٹری سٹی اور انڈسٹریل ایریا کوٹری کے درمیان ریلوے لائن پر اوورہیڈ برج کی تعمیر۔
- ☆ چھاچھرو واؤری ہراروا گھے جی۔ ویری باھرو سے دانو دھندھال لمبائی 82.50 Kms روڈ کی تعمیر (نظر ثانی شدہ)۔

☆ W/R جیکب آباد ڈوڈاپور گڑھی خیرو روڈ سے شیران پور (24.00 Kms)

☆ جام صاحب سے منڈ جمراؤ تک 2 انچ اسفالٹ کنکریٹ سے سڑک کی از سر نو تعمیر 38 کلومیٹرز۔

☆ مٹھی سے ٹری گھاٹیو تک روڈ کی تعمیر (ٹگائی براستہ گودھگر اور مہایاری) 50.0 کلومیٹر (نظر ثانی شدہ)۔

☆ ریسکیو اسٹیشن سے سنگھار یونز دکول بلاک V تک سڑک کے بقایا حصہ کی بحالی اور بہتری (12.00 Kms)

☆ گدو پٹ فیدر کینال کے ساتھ RD-109 شاہی واہ سے بلوچستان سرحد تک سڑک کی تعمیر 144.90 Kms (تعلقہ کشمور)

بیرونی امدادی منصوبے

☆ ایک بیرونی امدادی منصوبہ ''سندھ پراونشل روڈ امپرومنٹ پروجیکٹ (SPRIP)'' مکمل طور پر محکمہ ورکس اینڈ سروسز نے مکمل کیا جس کی لاگت 22.750 بلین روپے (اے ڈبی لون اور سندھ حکومت کا حصہ 2.079 بلین روپے ہے) جو کہ ایشین ڈولپمنٹ بنک کی مدد سے کیا گیا۔ ان تمام روڈز کا سول ورک جاری ہے۔ سندھ روڈ نیٹ ورک کا ماسٹر پلان آنے والے 20 برسوں کے لئے اور Institutional Stregthening Training بھی SPRIP پروگرام کے تحت کیا گیا۔

☆ مزید برآں حیدرآباد سدرن بائی پاس (54.30 Km) کی فزیبلیٹی اسٹڈی اور ڈیٹیلڈ ڈیزائن کا کام اسی پروگرام کے تحت مکمل کرلیا گیا ہے اس پروجیکٹ پر کام 2022 کے اختتام پر شروع ہوگا۔

ٹرانسپورٹ

حکومت سندھ بڑے شہروں خصوصاً کراچی میں ماس ٹرانزٹ سسٹم کا قیام چاہتی ہے۔ محفوظ، آرام

دہ اور فعال پبلک ٹرانسپورٹ سروس جوکہ مناسب کرایہ میں دستیاب ہو حکومت سندھ کی اہم ترین ترجیح ہے۔

رواں مالی سال 2021-22 میں حکومت سندھ نے سندھ ماس ٹرانزٹ اتھارٹی کے لئے 6.4 بلین روپے 250 بسوں کی خریداری پر خرچ کیئے جبکہ اگلے مالی سال کے لئے اسی مقصد کے لئے 4 بلین روپے مختص کیئے گئے ہیں۔

صوبہ میں ماس ٹرانزٹ سسٹم کو بہتر بنانے کے لئے سندھ ماس ٹرانزٹ اتھارٹی کی گرانٹ میں 50 فیصد اضافہ کیا جارہا ہے جوکہ 200 ملین روپے سے بڑھا کر اگلے مالی سال 2022-23 کے لئے 300 ملین روپے کی جارہی ہے۔

مزید 21.5 Km طویل ریڈ لائن بس ریپڈ ٹرانزٹ BRT جس کی مالیت 78.384 بلین روپے ہے اور ایک اور پراجیکٹ ''کراچی اربن موبیلیٹی پراجیکٹ'' یلو لائن بس ریپڈ ٹرانزٹ جوکہ 22 کلومیٹر پر محیط ہوگی 56.185 بلین کی لاگت سے شروع کی جارہی ہے۔۔مزید اس میں BRT بلو لائن پروجیکٹ PDWP سے منظور ہو چکا ہے اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت ٹینڈرنگ کے عمل میں ہے۔

سندھ پیپلز انٹرا ڈسٹرکٹ بس پراجیکٹ

سندھ پیپلز انٹرا ڈسٹرکٹ پراجیکٹ سندھ حکومت کا نیشنل ریڈیو ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن کے ساتھ ہے جس کا مقصد کراچی کے تمام طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد کو جدید، موثر اور پائیدار ٹرانسپورٹ کی سہولت بہم پہنچانا ہے۔اس پروجیکٹ کے تحت کراچی کے 7 روٹس پر 250 بسیں چلائی جائیں گی اور ایک لاڑکانہ شہر میں چلائی جائے گی مزید بسوں کے لئے چین اور ترکی سے بات چیت جاری ہے۔

اس کے علاوہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ ڈپارٹمنٹ کراچی، حیدرآباد، سکھر اور لاڑکانہ میں قائم ڈرائیورز ٹریننگ اسکولز کی بحالی کے لئے اقدامات کررہا ہے۔

پہلے مرحلے میں محکمہ کی جانب سے کراچی، ٹھٹھہ، بدین اور میرو خان میں جدید ٹرمینلز قائم کیئے جا رہے ہیں۔ٹھٹھہ روڈ اور میرو خان روڈ پر بس ٹرمنلز کی تعمیر کا کام ورکس اینڈ سروسز ڈپارٹمنٹ حکومت سندھ کی

جانب سے جاری ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ ریوینیو نے اسکیم 33 میں ٹرمنل کے لئے 100 ایکڑ زمین الاٹ کر دی ہے۔

کراچی کے انفرااسٹرکچر کی ترقی

حکومت سندھ نے کراچی میں 6 بڑے شعبہ جات میں متعدد پروجیکٹ شروع کئے ہیں جن میں فراہمی آب، سیوریج ٹریٹمنٹ، برساتی پانی کا نکاس، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ، اندرونی روڈ اور ماس ٹرانزٹ شامل ہیں۔ کراچی کے بڑے بیرونی امدادی پروجیکٹس درج ذیل ہیں:

1 **کراچی سسٹین ایبل بس ریپڈ ٹرانزٹ پراجیکٹ (BRT Red Line)** ایک پائیدار شہری ٹرانسپورٹ نظام کو یقینی بنائے گی جو کہ عوام کی دسترس میں ہو، مسافروں کے ایک جگہ سے دوسری جگہ تیزی سے پہنچانے کے ساتھ ساتھ قابل اعتماد سروس کی فراہمی بھی یقینی بنائے اس سے مسافروں کو ایک مربوط نظام بہم پہنچایا جائے جو کہ گرین لائن اور مستقبل کی دوسری بی آر ٹی اور ایم آر ٹی راہداریوں کو جدید پیدل اور بائیسکل کے مسافروں کو سہولیات کے ذریعے سے ملائے۔

2 **کراچی نیبر ہڈ امپرومنٹ پروجیکٹ (KNIP)** اس پراجیکٹ کا بنیادی مقصد کراچی کے قرب وجوار میں پبلک اربن مقامات کو بڑھانا اور اداروں کی سہولیات فراہم کرنے کی صلاحیت کو بہتر بنانا ہے۔

3 **کراچی اربن موبلٹی پراجیکٹ (Yellow BRT Corridore) (WB)** اس پراجیکٹ کا مقصد کراچی میں اربن موبلٹی پراجیکٹ، اس کی پہنچ اور روڈ سیفٹی جس میں ماس ٹرانزٹ انفرا اسٹرکچر کی تعمیر و بحالی بشمول 22 کلومیٹر طویل یلو لائن بی آر ٹی کوریڈور، ڈرینیج، لائٹنگ، بسوں کے راستے، اسٹیشنز، ٹرمینلز اور ڈپو شامل ہیں۔ یلو بی آر ٹی کوریڈور بنیادی طور پر کورنگی اور کورنگی انڈسٹریل ایریا کو کراچی کے جنوبی علاقوں اور رہائشی علاقوں کے ساتھ منسلک کرنے کے لئے تعمیر کیا جا رہا ہے۔ تا کہ ان علاقوں کی سماجی و معاشی سرگرمیوں کو بڑھایا جائے۔

4 کراچی واٹر اینڈ سیوریج سروسز امپرومنٹ پراجیکٹ (KWSSIP) فیز ون (WB&AIIB) اس پراجیکٹ کا مقصد ادارہ فراہمی ونکاسی آب کراچی کو مدد فراہم کرنا تا کہ وہ صاف اور قابل بھروسہ پانی اور سیوریج سروس مہیا کر سکے اور پرائیویٹ سیکٹر بھی پانی کی سپلائی اور نکاسی آب کے ٹریٹمنٹ میں سرمایہ کاری کے لئے ترغیب دینا ہے۔ اس پراجیکٹ کا ایک مقصد کراچی واٹر اینڈ سیوریج بورڈ کے مالی استحکام کو بڑھانا ہے اس میں انتظامی اصلاحات لاکر اور فعال سطح پر کیپیسٹی بلڈنگ سے ممکن بنایا جائے گا۔

5 کمپیٹی ٹو اینڈ لیوا ایبل سٹی آف کراچی پراجیکٹ (CLICK) (WB) اس پروجیکٹ کا مقصد شہر کو رہنے کے قابل بنانے کے لئے لوکل کونسل سطح پر استعداد کو بڑھانا اور ان کو کارکردگی کی بنیاد پر گرانٹس فراہم کرنا، وسائل کو بڑھانے کے لئے اربن براپرٹی ٹیکس کو جدید خطوط پر استوار کرنا ہے۔اس پروجیکٹ کا مزید مقصد شہر میں کاروباری ماحول کو بہتر بنانا بھی ہے تا کہ شہر کے انفرا اسٹرکچر میں پرائیویٹ سرمایہ کاری کو فروغ حاصل ہو۔

6 سالڈ ویسٹ ایمرجنسی اینڈ Effciency پراجیکٹ (SWEEP) برائے کراچی (SWEEP) پروجیکٹ۔(WB)۔عالمی بینک کے تعاون سے اس پروجیکٹ کا مقصد کراچی میں مون سون کے باعث سیلابی صورتحال اور پبلک ہیلتھ کے خطرات کو کم کرنے کے لئے شہر کے نالوں اور مربوط سالڈ ویسٹ نظام کو انفرا اسٹرکچر سرمایہ کاری اور اداروں کو مضبوط بنانے کے لئے کام کرنا ہے۔

7 کراچی واٹر اینڈ سیوریج امپرومنٹ پروجیکٹ فیز 2 (SOP-II) (AIIB) اس پروجیکٹ کا مقصد کراچی کو صاف پانی تک رسائی اور کراچی واٹر اینڈ سیوریج بورڈ کی مالی اور آپریشنل صلاحیت کو بڑھانا ہے۔اس کا مقصد (i) دوملین افراد کی پینے کے صاف پانی تک رسائی (ii) آپریشن اور دیکھ بھال کے اخراجات کو 100 فیصد تک برداشت کرنا اور (iii) کراچی واٹر اینڈ سیوریج بورڈ ایکٹ میں ترمیم۔

لوکل گورنمنٹ

مقامی حکومت کا ادارہ لوکل کونسلز کے ملازمین اور منتخب نمائندوں کی صلاحیتوں میں اضافہ کے لئے مختلف کوششیں کر رہا ہے تاکہ پانی کی فراہمی، گندے پانی کی نکاسی سے متعلق ترقیاتی منصوبوں کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرنے کو یقینی بنایا جاسکے۔ میگا منصوبے مقامی اداروں کے اختیار میں دیئے جارہے ہیں جن میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ، گریٹر کراچی سیوریج پروجیکٹ (ایس III) اور گریٹر واٹر سپلائی پروجیکٹ (کے IV) شامل ہیں۔

واٹر اینڈ سیوریج سیکٹر کو مالی سال 2022-23 میں فنڈ میں اضافہ کرتے ہوئے 224.675 بلین روپے رکھے جارہے ہیں کراچی کے مندرجہ ذیل دو بڑے منصوبے آئندہ مالی سال میں شروع کئے جائیں گے۔

- ☆ 9.243 بلین روپے کی لاگت سے گجر نالہ، محمود آباد نالہ اور اورنج لائن کے متاثرین کی بحالی
- ☆ 511.724 بلین روپے کی لاگت سے گریٹر کراچی بلک واٹر اسکیم کے IV کا اضافی کام

سالڈ ویسٹ مینجمنٹ

سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ (ایس ایس ڈبلیو ایم بی) کراچی کے پانچ اضلاع ایسٹ، ویسٹ، ساؤتھ، ملیر اور کیماڑی میں ابتدائی طور پر فعال کیا گیا ہے اس سال سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا کام کراچی کے دو رہ جانے والے اضلاع میں شروع کیا جائے گا جن میں ضلع کورنگی اور سینٹرل شامل ہیں۔ آئندہ مالی سال میں صوبہ سندھ کے باقی اضلاع میں بھی سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کا دائرہ کار بڑھانے کا ارادہ ہے جن میں حیدرآباد، قاسم آباد، کوٹری، سکھر اور روہڑی شامل ہیں۔ خریداری کا عمل پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے اور کام

اس سال کے بعد شروع ہو جائیگا۔ سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کے انتظامی امور بڑھانے کو مدنظر رکھتے ہوئے سندھ حکومت نے آئندہ مالی سال 23-2022 کے لیئے اس کا بجٹ 8 بلین روپے سے بڑھا کر 12 بلین روپے کر دیا ہے۔

عالمی بنک کے تعاون سے ایس ڈبلیو ای پی پروجیکٹ کے تحت آئندہ مالی سال سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کے تحت مندرجہ ذیل سرگرمیاں شروع کی جائیں گی۔

☆ کچرے کی منتقلی کے اسٹیشنز کو عالمی معیار کے مطابق مٹیریل ریکوری فیسیلیٹی (ایم آر ایف) بنایا جائے گا۔

☆ دھابیجی میں ماڈرن لینڈفل سائٹ کا قیام

☆ جام چاکرو لینڈفل سائٹ کی سائنسی بنیادوں پر بنانے کیلیئے اس کی اپ گریڈیشن

توانائی

جناب اسپیکر

پیپلز پارٹی کی حکومت نے پاور اور توانائی کے شعبوں کو نمایاں ترجیح دی ہے۔ پاکستان کو اس کی توانائی کی ضروریات میں خود کفیل بنانے کے لئے سندھ تمام متعلقہ حلقوں بشمول نجی شعبہ اور عالمی ڈونرز سے سرمایہ کاری کے حصول کے لئے ہر طرح سے مالی و مالیاتی مراعات کی فراہمی یقینی بنا رہا ہے۔ مجھے یہ بات کہنے میں خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہم نے تھر کول ذخائر کو استعمال کر کے 2015 میں اعلان کردہ پاور پالیسی کے تمام اہداف حاصل کر لئے ہیں اس کے علاوہ نجی شعبہ سے گیس اور قابل تجدید توانائی کے شعبہ میں سرمایہ کاری کے حصول کے ساتھ ساتھ متبادل توانائی کے بارے میں 2016 کی پالیسی پر بھی گذشتہ چند سال میں عملدرآمد میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس طرح ہم نے 22-2021 میں مقرر کردہ کئی اہداف حاصل کر لئے ہیں جبکہ 23-2022 کے لئے بھی ہم نے کئی اہداف مقرر کئے ہیں۔

حکومت سندھ کا اہم ہدف خام ذخائر کا توانائی کے حصول کے لئے استعمال ہے تاکہ صوبہ کے ان

علاقوں تک بجلی پہنچائی جاسکے جہاں یہ موجود نہیں ہے۔ہم صوبہ کو بجلی کی پیداوار کے سلسلہ میں خود کفیل بنانا چاہتے ہیں اور حکومت سندھ جلد ایک پاور پالیسی کا اعلان کرے گی جس کے ساتھ ساتھ شمسی توانائی ہائبرڈ ٹیکنالوجی کے لئے منی/مائکرو گرڈ کے قیام کے ضمن میں پالیسی فریم ورک کا بھی اعلان کرے گی۔جس سے صوبہ کے اندر بجلی کی کمی کو پورا کیا جاسکے گا۔

نئی پالیسی کا مقصد نہ صرف اضافی بجلی کا حصول ہے بلکہ نجی اور بیرونی سرمایہ کاری کی روایتی اور قابل تجدید توانائی کے شعبوں میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے پرکشش اور سرمایہ کاری دوست قابل تجدید توانائی پالیسی، خصوصی لینڈ گرانٹ پالیسی 2015 اور سرمایہ کاری کے لئے ون ونڈو پالیسی کا پہلے ہی اعلان کیا جاچکا ہے۔

جناب اسپیکر

توانائی کے شعبہ کا غیر ترقیاتی بجٹ 22-2021 کے 23.27 بلین روپے سے بڑھا کر مالی سال 2022-23 کے لئے 30.375 بلین روپے کیا جارہا ہے۔

توانائی کے شعبہ میں موجودہ مالی سال کے دوران اہم کامیابیاں درج ذیل ہیں:

- ☆ ڈسٹری بیوشن کمپنیوں اور خود توانائی پیدا کرنے والے یونٹس سے الیکٹریسٹی ڈیوٹی کی مد میں 44 ملین روپے وصول کئے گئے۔
- ☆ تھرکول فیلڈ بلاکس کے متاثرین کے لئے ری سیٹلمنٹ پالیسی فریم ورک (RPF) ری سیٹلمنٹ ایکشن پلان (RAP) پر عملدرآمد کو یقینی بنایا گیا ہے۔
- ☆ تھرکول فیلڈ بلاکس میں پانی کی دستیابی کے ضمن میں اقدامات کئے گئے ہیں جن میں تھر واٹر ماسٹر پلان شامل ہے۔
- ☆ تھرکول فیلڈ یونٹ 2 جو کہ کان کنی کا علاقہ ہے سے آلودہ پانی کی نکاسی کے لئے 50 کیوسک کا چینل تعمیر کیا گیا ہے۔یہ بلاک 2 میں نہ صرف مائننگ بلکہ زیر زمین کھارے پانی کے اخراج کے ضمن میں اہم اقدام ہے۔

☆ حکومت سندھ نے سندھ انرجی ہولڈنگ کمپنی لمیٹڈ (SEHCL) کے ذریعے پٹرولیم (ایسکسپلوریشن اینڈ پروڈکشن) پالیسی 2012 کے تحت 6 ایکسپلوریشن بلاکس میں 2.5 فیصد کے شیئر حاصل کرلئے ہیں یہ بلاکس آرملا (Armala)، رانی پور (Ranipur)، زورگڑھ اور ملیر (Zorgarh and Malir) شاہ بندر (Shahbandar)، کھپرو ایسٹ (Khipro East) اور حب بلاکس میں واقع اور آئل اینڈ گیس ڈولپمنٹ کمپنی لمیٹڈ اور پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ کے زیر انتظام ہیں۔

☆ سندھ سولر انرجی پراجیکٹ کے تحت کراچی اور حیدرآباد کے سرکاری اسپتالوں اور عمارتوں پر 30.5 میگاواٹ کے سولر سسٹم لگائے گئے ہیں۔

☆ 2021-22 کے دوران اندازوں کے مطابق سندھ ٹرانسمیشن اینڈ ڈسپیچ کمپنی ایک خودکار ادارہ بن گیا ہے جس سے معاشی اور مالیاتی فوائد حاصل ہورہے ہیں اور اس کی ٹرانسمیشن لائن کے پروجیکٹس کے ذریعے مالی فوائد حکومت سندھ کو حاصل ہورہے ہیں این ٹی ڈی سی نے جولائی 2021 سے جون 2022 تک 714 ملین روپے کا ریوینیو حاصل کیا۔

جناب اسپیکر

ہم نے توانائی کے شعبہ کے جو اہداف مقرر کئے ہیں ان میں درج ذیل شامل ہیں:

شمسی توانائی پر عملدرآمد: قابل تجدید وسائل کی جانب پیش رفت

☆ حکومت سندھ نے ڈائریکٹوریٹ آف آلٹرنیٹ انرجی کے ذریعے سندھ ویسٹ ٹو انرجی پالیسی 2021 کا اعلان کیا ہے۔ جو کہ پاکستان میں اپنی طرز کی پہلی ایسی کاوش ہے جس نے اب تک 4 لیٹر آف انٹنٹ Letter of Intent جاری کئے ہیں جن میں سے ایک لیٹر آف انٹنٹ ویسٹ ٹو RDF پاور ڈولپر کو جاری کیا گیا ہے۔

☆ 2022-23 کے دوران محکمہ توانائی کی صوبہ کے دس اضلاع میں جن میں کراچی، حیدرآباد، ٹنڈو محمد خان، ٹھٹھہ، سجاول، عمرکوٹ، تھرپارکر، سکھر، قمبر شہدادکوٹ اور جیکب آباد

شامل ہیں کے پرائمری صحت مراکز اور 10 اضلاع جن میں دادو، شکار پور، شہید بینظیر آباد، لاڑکانہ، تھرپارکر، عمرکوٹ سانگھڑ، قمبر شہدادکوٹ، بدین اور سجاول شامل ہیں کے سرکاری اسکولوں کو شمسی توانائی کے ذریعے بجلی فراہم کی جائے گی۔

☆ حکومت سندھ تھرپارکر کے واٹر پمپنگ اسٹیشنز، جیلوں اور سرکاری صحت کی سہولیات کے مراکز کو بھی شمسی توانائی کے ذریعے بجلی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے اگلے مالی سال کے لئے 472 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

☆ سندھ ڈومیسٹک بائیوگیس پروگرام کے اجرا کا منصوبہ بنایا گیا ہے جو کہ پورے صوبہ کے لئے ہوگا۔ جس میں گھریلو سطح پر بائیوگیس کی تیاری کے لئے جانوروں کی تعداد اور فضلے کے لحاظ سے سبسڈی فراہم کی جائے گی تاکہ اسے کھانے پکانے کے لئے استعمال کیا جاسکے۔

☆ اس وقت ایس ٹی ڈی سی جھمپیر کے 5 ونڈ پاور پلانٹس سے پیدا ہونے والی 275 میگا واٹ بجلی کو کے الیکٹرک کے نیٹ ورک میں شامل کرنے کے لئے کام جاری ہے۔ اس ضمن میں اسکیم کے بنیادی ڈھانچہ یعنی ٹرانسمیشن لائن نیٹ ورک اور گرڈ اسٹیشن ایس ٹی ڈی سی تعمیر کرے گی جبکہ اس کا ٹیرف نیپرا طے کرے گی یہ منصوبہ ایڈوانس مراحل میں ہے اور کے الیکٹرک، ایس ٹی ڈی سی اور 5 ونڈ پاور پلانٹس کے مابین نان ڈسکلوزر (Non Disclosure) معاہدے پر دستخط ہوگئے ہیں۔

دیگر میگا پراجیکٹس

محکمہ توانائی ادارہ فراہمی نکاسی آب کراچی کے ایس ٹی ڈی سی کے ذریعہ K-IV منصوبے پر عملدرآمد کررہا ہے اس ضمن میں K-IV کے پمپنگ اسٹیشنز کے نزدیک ایس ٹی ڈی سی کے 512 کے وی کے گرڈ اسٹیشن کے قیام کے علاوہ 132 کے وی کی تقریباً 20 کلومیٹر طویل ڈبل سرکٹ ٹرانسمیشن لائن لگائی جارہی ہے جو کہ حیسکو، جھمپیر اور ٹھٹھہ گرڈ کے مابین K-IV پمپنگ اسٹیشن کو 50 میگاواٹ بجلی لوپ ان اور لوپ آؤٹ کی بنیاد پر فراہم کرے گی۔ اس منصوبہ پر لاگت کا تخمینہ 1.7 بلین روپے رکھا گیا ہے۔

- ☆ امریلی اسٹیلز پراجیکٹ اس کے تحت 200 میگاواٹ ہائبرڈ قابل تجدید توانائی بی ٹو بی بنیاد پر فراہم کی جائے گی۔اس کے تحت ڈبل سرکٹ ٹرانسمیشن لائن بنائی جائے گی۔
- ☆ اینگرو انرجی لمیٹڈ پراجیکٹ محکمہ توانائی اور ایس ٹی ڈی سی نے حال ہی میں اینگرو انرجی پرائیویٹ لمیٹڈ کے ساتھ مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت بی ٹو بی کی بنیاد پر 400 میگاواٹ ہائبرڈ قابل تجدید توانائی فراہم کی جائے گی اس کے لئے ٹرانسمیشن لائن ایس ٹی ڈی سی قائم کرے گی۔
- ☆ ادارہ فراہمی ونکاسی آب کا گریٹر واٹر بلک سپلائی K-IV پروجیکٹ اس کے لئے 80 فیصد لون کی سہولت سندھ انرجی ہولڈنگ کمپنی یا حکومت سندھ کے ذریعے فراہم کی جائے گی۔
- ☆ لاکھڑا کول فیلڈ میں نئی بنیادی سہولیات کے ڈھانچے کی فراہمی جس میں سڑکوں کی تعمیر اور کان کنوں کی فلاح و بہبود کے لئے دیگر اقدامات شامل ہیں۔
- ☆ لاکھڑا کول فیلڈ اور تھر کول فیلڈ کے ریسکیو اسٹیشن کی اپ گریڈیشن کی جائے گی جس میں ریسکیو سہولیات میں اضافہ کے ساتھ کان کنوں کو تربیت بھی دی جائے گی۔
- ☆ لاکھڑا کول فیلڈ میں پولی ٹریڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے گا تاکہ اس شعبہ میں ہنرمند اور تربیت یافتہ افراد دستیاب ہوسکیں۔
- ☆ 24 کلومیٹر طویل 220 کے وی کے ڈبل سرکٹ ٹرانسمیشن لائن کی تعمیر کی جائے گی۔
- ☆ صوبہ میں قومی انرجی ایفی شینسی اینڈ کنزرویشن پالیسی کے نفاذ کے لئے انرجی ایفی شینسی اینڈ کنزرویشن ایجنسی قائم کی جائے گی۔
- ☆ جون 2022 تک فیز II کے تحت کان کنی میں اضافہ سے کان کنی کی صلاحیت 7.6 ایم ٹی پی اے ہوجائے گی اور بلاک ٹو سے 1.320 میگاواٹ بجلی حاصل ہوگی۔
- ☆ اس طرح ستمبر 2022 تک فیز 3 کی تکمیل کے بعد کان کنی کی صلاحیت 12.3 ایم ٹی پی اے ہوجائے گی جبکہ فیز III کی تکمیل کے بعد تھر کول کا ٹیرف کم ہوکر 30 امریکی ڈالر فی ٹن

(جبکہ بجلی کا ٹیرف 6.5امریکی سینٹ فی کے ڈبلیو ایچ ہو جائے گا) اور یہ ملک بھر میں سستی ترین بجلی ہوگی۔

تحقیق

☆ صوبہ کی کول فیلڈز میں جیالوجیکل اور اور ہائیڈروجیالوجیکل ڈیٹا بیس مینجمنٹ سسٹم کے لئے اگلے مالی سال میں 55 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

☆ کوئلہ سے گیس اور کوئلہ سے مائع اور یوریا پر سرمایہ کاری سے قبل تحقیق کے لئے 22 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

☆ محکمہ توانائی ونڈ اور سولر ڈیٹا پر کام کر رہا ہے اس کے علاوہ لائیو اسٹاک ڈیٹا بھی جمع کیا جا رہا ہے تاکہ گھریلو سطح پر بائیو گیس پلانٹس کو لگایا جا سکے۔

☆ نئے ونڈ کاریڈورز کی نشاندہی کے لئے بھی اقدامات کئے جا رہے ہیں تاکہ متبادل اور قابل تجدید توانائی پالیسی کے 2025 اور 2030 کے اہداف حاصل کئے جا سکیں۔

سماجی بہبود

جناب اسپیکر

یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاشرے کے نظرانداز طبقات کو سہولیات کی فراہمی کے لئے کام کرے۔محکمہ سماجی بہبود نے ہمیشہ معاشرے کے کمزور طبقات کی ترقی اور ان کی بحالی کے لئے کام کیا ہے جن میں خصوصاً جسمانی کمزوری یا سماجی تفریق کا شکار خواتین، بچے، خواجہ سرا اور معاشرے میں ناانصافی میں مبتلا افراد شامل ہیں۔

معاشرے کے نظرانداز طبقات کے لئے حکومت سندھ نے گذشتہ چند برس کے دوران خصوصی توجہ دی ہے ان میں اسٹریٹ چلڈرن، بزرگ شہری اور خواجہ سرا شامل ہیں اس ضمن میں معاشرے کے ان افراد کے لئے اگلے مالی سال کے لئے 3.03 بلین روپے رکھے گئے ہیں جو کہ گذشتہ مالی سال کے دوران 18.6 بلین روپے رکھے تھے۔اس ضمن میں ایک علیحدہ محکمہ قائم کیا گیا ہے جسے سوشل پروٹیکشن ڈپارٹمنٹ کہا

جائے گا اور بجٹ میں ان کے لئے علیحدہ رقم کی جارہی ہے۔

محکمہ سماجی بہبود کی اہم کامیابیوں میں درج ذیل شامل ہیں:

☆ سندھ چائلڈ پروٹیکشن ایجنسی کے صوبہ کے تمام 30 اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس قائم کردئے ہیں۔

☆ کراچی، حیدرآباد اور سکھر میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت تین یتیم خانے کام کررہے ہیں۔

☆ اسٹریٹ چلڈرن کی بحالی کے لئے کورنگی کراچی میں دارالاطفال قائم کیا جارہا ہے جو کہ 2022 میں مکمل ہوجائے گا اس مرکز میں 300 بچوں (200 لڑکوں اور 100 لڑکیوں) کے قیام کی سہولت ہوگی۔

☆ کراچی میں بزرگ شہریوں کے لئے سینٹر مکمل ہونے کے قریب ہے۔

☆ خواجہ سراؤں کے لئے کراچی، حیدرآباد اور سکھر میں مراکز کام کررہے ہیں اس میں انہیں کمپیوٹر میں مہارت، اسلامی تعلیمات، موسیقی اور کھانا پکانے کی تربیت فراہم کی جارہی ہے۔

☆ خواجہ سراؤں کی رجسٹریشن کی جارہی ہے تاکہ انہیں معاشرے کے دیگر شہریوں کی طرح مساوی حقوق فراہم کئے جاسکیں۔

☆ منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے کراچی میں مرکز قائم کیا جارہا ہے جو کہ اگلے سال مکمل ہوجائے گا۔

صوبہ بھر میں ہیلپ لائن 1121 قائم کردی گئی ہے یہ ہیلپ لائن بچوں کے حقوق کے استحصال کی شکایات پر فوری طور پر نوٹس لے کر اقدامات کررہی ہے۔

اگلے مالی سال کے لئے تجاویز

☆ صوبہ کے 30 اضلاع میں بزرگ شہریوں کے لئے مراکز قائم کئے جائیں گے۔

☆ صوبہ میں 28 یتیم خانے قائم کئے جائیں گے۔

☆ حیدرآباد میں خواجہ سراؤں کے لئے بامقصد سینٹر قائم کیا جائے گا۔

سندھ رورل سپورٹ پروگرام

اس سال حکومت سندھ نے سندھ رورل سپورٹ پروگرام کے انڈومنٹ فنڈ کے لئے 500 ملین روپے مختص کئے۔ حکومت سندھ نے صوبہ کے 15 اضلاع میں نتیجہ خیز ملازمت، غربت کے خاتمے اور معیارزندگی میں اضافہ کے لئے ادارے کو 17 بلین روپے فراہم کئے ہیں۔

ایس آرایس او کے تحت پیپلز پاورٹی ریڈکشن پروگرام (PPRP)

پیپلز پاورٹی ریڈکشن پروگرام (پی پی آر پی) حکومت سندھ کا اہم منصوبہ ہے اس کا مقصد خصوصاً خواتین میں غربت کا خاتمہ جس کی نشاندہی غربت کے اسکوکارڈ سروے کے ذریعہ کی گئی ہے۔ اس کے ذریعے ان کے معیارزندگی کو بہتر بنانے کے لئے ان کی آمدنی میں اضافہ کی گرانٹس، بلاسودی قرضے، ووکیشنل ٹریننگ پروگرامز، دوکمروں کی کم لاگت ہاؤسنگ اورانٹرپرائز ڈولپمنٹ فنڈز دئے جائیں گے، تاکہ مقامی کمیونیٹیز کو سماجی اور معاشی طور پر بااختیار بنایا جاسکے۔ اس ضمن میں 8 اضلاع میں شروع کئے گئے پروگرام کے تحت 9817 کم لاگت کے مکانات تعمیر کئے گئے ہیں۔ 20011 افراد کو آمدنی میں اضافے کے لئے گرانٹس جبکہ 264 انٹرپرائزز/بزنس گروپس قائم کئے گئے ہیں اس پروگرام کی سب سے بڑی کامیابی محلّہ، دیہات اور یونین کونسل کی سطح پر خواتین کی تنظیموں کے نیٹ ورکس کا قیام ہے۔ خواتین پر مشتمل یہ انسٹی ٹیوٹس اس پروگرام کو چلائیں گے جس میں خواتین اپنے فیصلے کرنے میں خودمختار ہوں گی۔

اقلیتیں

صوبہ میں رہائش پذیر اقلیتی برادریوں کی فلاح و بہبود سندھ حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے اس ضمن میں محکمہ اقلیتی امور کا بجٹ اگلے مالی سال 23-2022 کے لئے 65 فیصد اضافے کے ساتھ 888.191 ملین سے بڑھا کر 1.468 بلین روپے کیا جارہا ہے اس کے علاوہ اقلیتی برادری کے افراد کی مالی مدد، علاج معالجہ، اسکالرشپس، جہیز اور شادیوں کے لئے ایک بلین کی خصوصی گرانٹ ان ایڈ بھی رکھی گئی ہے۔

اس کے علاوہ اقلیتی برادری کی عبادت گاہوں کی تزئین و آرائش کے لئے مالی سال 2022-23 میں 250 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

پاکستان ہندو کونسل کے لئے مالی سال 2022-23 میں حکومت سندھ نے 50 ملین روپے کی خصوصی گرانٹ رکھی ہے۔

محکمہ اقلیتی امور کی اہم کامیابیاں درج ذیل ہیں:

- ☆ اقلیتی برادری کے 94000 سے زیادہ افراد گرانٹ ان ایڈ سے مستفید ہوئے ہیں۔
- ☆ کراچی، حیدرآباد، میرپور خاص، سکھر اور لاڑکانہ میں کمپلینٹ سیل / سہولت ڈیسکس قائم کی گئی ہیں جن کا مقصد اقلیتی برادری کی شکایات کو موقع پر حل کرنا ہے۔
- ☆ حکومت سندھ نے 2021-22 کے دوران اقلیتی برادری کی عبادت گاہوں اور مذہبی مقامات کے تحفظ کے لئے 400 پولیس اہلکاروں پر مشتمل خصوصی فورس تشکیل دی ہے۔

محکمہ ترقی نسواں

محکمہ ترقی نسواں حکومت سندھ، خواتین کو آئین پاکستان 1973 کے تحت سماجی، معاشی، سیاسی اور قانونی میدان میں مساوی مواقع کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے کام کر رہا ہے جس کا مقصد ان کی ترقی کے ساتھ ساتھ بااختیار بنانا ہے۔ اگلے مالی سال کے لئے محکمہ ترقی نسواں کے لئے جاری ریونیو اخراجات کے تحت 644.125 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ اس سال یہ رقم 571.975 ملین روپے تھی۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت اگلے سال درج ذیل 9 منصوبوں پر کام کیا جائے گا:

- ☆ سکھر، شہید بینظیر آباد اور کراچی میں وومن ڈولپمنٹ کمپلیکس قائم کئے جائیں گے۔
- ☆ سانگھڑ، قمبر، کشمور، جامشورو، خیرپور، شکارپور، بدین، گھوٹکی، نوشہرو فیروز، ٹھٹھہ، ٹنڈو الہیار، عمرکوٹ، تھرپارکر، دادو، اور مٹیاری میں وومن کمپلینٹ سیل قائم کئے جائیں گے۔
- ☆ شہید بے نظیر آباد میں خواتین کے تربیتی مراکز کی موجودہ عمارت کی مرمت و بحالی
- ☆ خواتین کے ذریعہ معاش اور گھروں میں کام کرنے والی خواتین (FHBW) کی بہبود

کے منصوبہ کو غیر رسمی معاشی شعبہ صوبہ سندھ (JICA کی معاونت) حاصل ہوگی۔

- ☆ سانگھڑ میں ترقی نسواں کی موجودہ عمارت کی تزئین وآرائش۔
- ☆ میرپورخاص اور جیک آباد میں دارالامان کا قیام وتقویت۔
- ☆ رواں مالی سال میں محکمہ نے کچھ اہم اہداف حاصل کئے ہیں۔
- ☆ تقریباً 8000 خواتین نے JICA منصوبہ کے تحت واسطہ اور بالواسطہ استفادہ حاصل کیا۔
- ☆ 18 سیف ہاؤسز کو کونٹی جینٹ پیڈ عملہ کے ذریعہ سے فعال کیا گیا۔
- ☆ ہیلپ لائن 1094 کی بحالی کے بعد ہراسگی اور صنفی تشدد پر مبنی کیسز میں مدد فراہم کی گئی۔
- ☆ سندھ جہیز بل 2017، سندھ ایڈ کنٹرول اور کام والی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے حوالے سے تحفظ کی فراہمی کیلئے صوبائی سطح پر نئے قوانین سازی کا عمل جاری ہے۔
- ☆ محکمہ سماجی بہبود کی جانب سے دارالامان اور سیف ہاؤسز کی محکمہ ترقی نسواں کو منتقلی۔
- ☆ ڈائریکٹریٹ محکمہ ترقی نسواں کی جانب سے ڈے کیئر سینٹر کی بحالی۔
- ☆ نئے مالی سال کے دوران محکمہ جو اہم اہداف حاصل کرے گا وہ درج ذیل ہیں۔
- ☆ سندھ کے مزید 15 اضلاع میں خواتین کے شکایتی مراکز کا قیام
- ☆ دارالامان میرپورخاص اور دارالامان جیکب آباد کو فعال کرنا۔
- ☆ دارالامان شہید بے نظیر آباد کو فعال کرنے کے ساتھ مرمت اور اسکی تزئین وآرائش
- ☆ سندھ کے تمام اضلاع میں ڈیٹا ڈیش بورڈ کے ذریعے شکایتوں کے اندراج کی سہولت کے دائرہ کار کو وسعت دینا۔
- ☆ ہیلپ لائن 1094 کو وسعت دینا۔
- ☆ خواتین کے خلاف قوانین کی اہمیت اُجاگر کرنے کے لئے ورکشاپس اور سیمینارز کا انعقاد

محکمہ سماجی تحفظ

حکومت سندھ نے ایک نئے انتظامی محکمہ جس کا نام محکمہ سماجی تحفظ ہے کا قیام خصوصی منصوبوں کے ذریعے عمل میں لایا ہے جس کا مقصد معاشرے کے پسماندہ اور کمزور طبقہ پر خصوصی توجہ دینا اور ان کے لئے ماحول کو سازگار بنانے کے ساتھ قابل رسد مواقع ان کی معاشی بہتری کیلئے فراہم کرنا ہے۔

- ☆ محکمہ سماجی بہبود کیلئے نئے مالی سال 2022-23 کے بجٹ میں تفویض کردہ رقم 15.435 بلین روپے ہو چکی ہے۔
- ☆ سینئر سیٹزنز، یتیم خانوں اور غریبوں کی فلاح و بہبود کے لئے متعدد سماجی پروگرام کا آغاز کیا گیا ہے اور ان پر سرمایہ کاری نئے مالی سال 2022-23 میں کی جائے گی۔ جن میں کچھ نمایاں درج ذیل ہیں۔
- ☆ سندھ پیپلز سپورٹ پروگرام کیلئے 15 بلین روپے کی گرانٹ
- ☆ تخفیف غربت کے پروگرام کے تحت شہری علاقوں میں چھوٹے کاروبار کیلئے 2 بلین روپے کیگرانٹ
- ☆ تخفیف غربت پروگرام کے تحت دیہی علاقوں (کمیونٹی بیسڈ) کے چھوٹے کسانوں کو قرضوں کی فراہمی کیلئے 3 بلین روپے کی گرانٹ
- ☆ سندھ میں ضلعی سطح پر اولڈ ایج ہوم کی اصلاح کیلئے 500 ملین روپے کی گرانٹ
- ☆ یتیم خانوں کے قیام اور اصلاح کیلئے 500 ملین روپے کی گرانٹ

معذور افراد کو با اختیار بنانا

مختلف طور پر معذور افراد ہمارے معاشرے کا اہم حصہ ہیں۔ یہ خصوصی احتیاط و توجہ چاہتے ہیں۔ ہم انہیں تمام ممکنہ ذرائع سے سہولیات کی فراہمی کے لئے ثابت قدم ہیں اور اسی مقصد کے حصول کے تحت معذو

رافراد کو با اختیار بنانے کے ضمن میں پورے صوبہ کے 67 اسپیشل ایجوکیشن کے مراکز میں ان کی معذوری نو عیت اوران کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں تعلیم کی فراہمی، بحالی اوران کی صلاحیتوں میں نکھار کیلئے ووکیشنل تربیت کررہے ہیں۔معذورافراد کو با اختیار بنانے کیلئے 63 غیر ترقیاتی بجٹ رواں مالی سال 22-2021 میں 4.002 بلین روپے تھا اضافہ کر کے نئے مالی سال 23-2022 میں 4.113 بلین روپے کردیا گیا ہے۔

کچھ اہم سنگ میل جو محکمہ نے حاصل کئے درج ذیل ہیں۔

☆ صوبہ میں ون ونڈو آپریشن کے ذریعے معذورافراد کو نادرا کے ذریعے خصوصی کمپیوٹرائزڈ کارڈ کا اجراء۔

☆ مختلف طور پر قابل بھرتی قوانین کے تحت بشمول بصارت پر مبنی مسائل کے حامل افراد کو اسامی بی ایس۔01 سے بی ایس۔15 تک بھرتی کیلئے تشکیل دیئے گئے قوانین کو لاگو کیا گیا ہے۔

☆ صوبہ کے 21 خصوصی تعلیم کے مراکز کی مرمت وتزئین وآرائش کی تکمیل

☆ Sindh persons with Disabilities Data Base Management Project (SDDMP) تکمیل کے مراحل میں ہے مذکورہ منصوبہ کے مکمل ہونے سے مزید موثر حکمت عملی مرتب کی جاسکے گی۔

☆ صوبہ کے 3550 انرولڈ معذور بچوں کو 2000 روپے وظیفہ اور پورے صوبہ میں 100 بسوں کے ذریعہ پک اینڈ ڈراپ کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔

☆ خصوصی بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت کی فراہمی کیلئے دی جانے والی بسوں کی تعداد میں 30 جون 2022 کو مزید 9 گاڑیاں شامل کی جائیں گی۔

نئے مالی سال کیلئے کچھ اہم اہداف درج ذیل ہیں۔

☆ ٹنڈو محمد خان میں 406.783 ملین روپے کی لاگت سے خصوصی تعلیم و بحالی کے کمپلیکس کا

قیام

☆ سالانہ ترقیاتی پروگرام ADP اسکیم کے تحت سکھر اور سکرنڈ میں 2 خصوصی تعلیم کے مراکز کی تکمیل۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت کورنگی میں بالغان کے آٹزم سینٹر کا قیام اور اس کی تکمیل

☆ شہید بے نظیر آباد اور حیدرآباد میں 2 آٹزم کی بحالی کے مراکز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

پانی، آب پاشی اور زراعت

ملک کو اس وقت پانی کی شدید کمی کا سامنا ہے اور سندھ ساحلی پر نچلی جانب ہونے کے باعث مسلسل پانی کی کمی کا سامنا کر رہا ہے جو آنے والے دنوں میں بڑھنے کا خدشہ ہے۔ ملک میں جاری پانی کے بحران پر سندھ حکومت کی خصوصی توجہ ہے تا کہ پانی کے وسائل کے استعمال بالخصوص شعبہ زراعت اور غذائی تحفظ حاصل کرنے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔ اس ضمن میں ہماری توجہ پانی کی فراہمی اور اس کے بڑھتے ہوئے استعمال پر ہے۔ شعبہ زراعت میں مالی مدد پر توجہ اس بات کی عکاس ہے۔

آئندہ مالی سال برائے 2022-23 میں شعبہ زراعت کا بجٹ 21.23 بلین روپے سے بڑھا کر 24.091 بلین روپے کیا گیا ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2022-23 میں محکمہ زراعت وآبپاشی کے لیے 36.2 بلین روپے مختص کیے ہیں۔

محکمہ کی چند خصوصی کامیابیاں مندرجہ ذیل ہیں:

☆ گزشتہ 5 سال کے دوران تقریباً 984 جاری اسکیمیں اور نئی اسکیمیں شعبہ آب ونکاسی کے تحت جاری ہیں۔

☆ 101 سے زائد جاری اسکیموں کو جون میں مکمل کرنے کا ہدف ہے جس میں 15 اسکیمیں چینل کی لائننگ اور تین اسکیمیں تھر کول واٹر کورس کی شامل ہیں۔

☆ کینال کی لائننگ کی 20 اسکیمیں بھی جاری ہیں جبکہ 318 میل کینال کی لائننگ صوبائی

ADP کے تحت جاری ہیں۔

☆ 71.865 بلین روپے کی لاگت سے شعبہ واٹر کنزرویشن کی 88 اسکیمیں مکمل کی جا چکی ہیں جبکہ ان اسکیموں کے تحت اب تک 1235 میل لائننگ کی جا چکی ہے، جبکہ 43 اسکیمیں 18.095 بلین روپے کی لاگت سے رواں مالی سال میں جاری ہے۔

☆ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے احکامات پر محکمہ آبپاشی کی تجاوز زدہ زمین واگزار کرنے کے لئے شروع کی جانے والی انسداد تجاوزات مہم پر آنے والے اخراجات کی مد میں 100 ملین روپے جاری کیئے گئے۔

زراعت

غذائی عدم تحفظ اور غربت کے خلاف لڑائی ذراعت کی پیداوار بڑھانے، تحقیق، توسیع سروسز، اور بیجوں کی پیداوار، واٹر کنزرویشن، فارم میکانائزیشن اور ذراعت کے حامل صنعتوں میں حائل رکاوٹوں کو دور کیے بغیر ممکن نہیں۔ اس ضمن میں شعبہ کو حکومت کی جانب سے خصوصی توجہ کی دی گئی اور اگلے مالی سال برائے 2022.23 میں محکمہ کے لیے 16.652 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

مالی سال 22-2021 کے حاصل شدہ اہداف:

☆ سندھ اریگیٹڈ ایگریکلچر پروڈکٹیویٹی انھانسمنٹ پروجیکٹ (SIAPEP) عالمی بینک کے مالی تعاون سے واٹر کورسز کی بہتری، قلط زدہ واٹر کورسز پر ہائی ایفیشنسی زراعت سسٹم کی تنصیب، اور غذائی تحفظ کے مسائل کے حل کے لیے فصل کی پیداوار بڑھائی گئی۔

☆ سبزیوں کی پیداوار بڑھانے کے لیے کچن گارڈننگ اور ٹنل فارمنگ متعارف کروائی گئی۔ پیداوار بڑھانے کے لیے زمین پر حرکت کرنے والی بھاری مشینری اور ڈریلنگ رگ مشینیں کسانوں کو سبسڈائزڈ قیمتوں میں آسان اقساط پر مشتمل ادائیگیوں پر مہیا کی گئی۔

☆ زرعی ادویات اور کھاد کی میعار کو بہتر بنانے لیے زرعی ادویات اور کھاد بنانے والوں سے نمونہ لیا جاتا اور وہ نمونے کوائلٹی کنٹرول اینڈ ٹیسٹنگ لیبارٹریوں کو تجزیہ کے لیے بھیجے جاتے ہیں اور غیر معیاری کھاد اور ادویات کے انکشاف پر مقدمہ درج سمیت عدالتی کاروائی بھی کی جاتی ہے۔

☆ گھوٹکی میں کاٹن اور گنے کی تحقیق کا ادارہ قائم کیا گیا ہے۔

☆ مٹھی میں خشک زمین کھیتی باڑی تحقیقی ادارہ قائم کیا گیا ہے۔

☆ ٹڈی دل پر خصوصی نظر ہے۔

☆ کاشتکاروں کو زراعت کی بہتر پیداواری تکنیکوں سے آگاہ رکھنے کے لیے موبائل زراعت سینما کے ذریعے فلمیں دکھائی جارہی ہیں۔

☆ FACEBOOK پر روزانہ سائی ستابی سندھ منعقد کیا جارہا ہے۔

☆ فیلڈ اسٹاف کی نگرانی کے لیے موبائل فون ایپلیکیشن بنائی گئی ہے۔1000 سے زائد فیلڈ اسسٹنٹ موبائل ایپلیکیشن کے ذریعے ادارے کو جواب دیتے ہیں۔

☆ کاشتکاروں کے ڈیٹا کو ڈیجیٹائزڈ کرنے شروع کیا جاچکا ہے۔

☆ سندھ زراعت رسالہ ہر ماہ چھاپہ جارہا ہے اور کاشتکاروں (درخواست کنندہ) کو بھیجا جارہا ہے۔

اگلے مالی سال کے اہداف:

موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے ترتیب دیے منصوبوں بشمول ٹرانسفارمنگ انڈس باسین اور سندھ واٹر اینڈ ایگریکلچر ٹرانس عالمی بنک کے مالی اور تکنیکی تعاون سے شروع کیے جائیں گے۔اس منصوبے کے تحت سندھ کے لفٹ بنک واٹر بورڈ کے علاقے کی 12788 ایکڑ اراضی قابل کاشت بنائی جائے گی۔

☆ ٹنڈو جام میں سینٹر آف ایکسیلینس برائے سیلینیٹی اینڈ ریکلیمیشن رسرچ قائم کیا جائے گا۔

☆ 784 واٹر کورسز کو بہتر بنایا جائے گا۔

- ☆ 1258 زرعی آلات 50 فیصد سبسڈائزڈ قیمتوں پر کسانوں کوفراہم کیے جائیں گے۔
- ☆ 200 لیزر لینڈ لیولنگ آلات خریدے جائیں گے۔
- ☆ 211 سولر پاور ٹیوب ویل سبسا ڈائز ڈقیمتوں پرنصب کیے جائیں گے۔
- ☆ 730 روائتی ٹیوب ویلز نصب کیے جائیں گے۔
- ☆ 04 بلیک ہول ایگزاویٹر مشینیں بھی خریدی جائیں گی۔
- ☆ 07 کولڈ اسٹورتیج یونٹ نصب کیے جائیں گے۔
- ☆ 06 چلی ڈرائیر اور پروسسنگ یونٹ نصب کیے جائیں گے۔
- ☆ 13 بل ڈوزر بھی خریدیں جائیں گے۔
- ☆ کپاس کی فصل کو گلابی سنڈی سے بچانے کے لیے اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔
- ☆ ضروری آلات، سامان، کیمیکل، اسٹنڈرڈ اینڈ گلاس ویئر سندھ میں قائم زرعی ادویات وکھاد کوالٹی کنٹرول اینڈ ٹیسٹنگ لیبارٹریوں کوفراہم کی جائیں گی۔
- ☆ آٹو لوڈر کسانوں کو سبسڈائزڈ قیمتوں پر فراہم کیے جائیں گے تاکہ فصل کے بعد کے نقصانات سے بچا جا سکے۔
- ☆ تھرپارکر کے پسماندہ کسانوں کی ذرائع آمدن میں بہتری کے لیے اس سال تھرپارکر میں آسٹر مشروم کی پیداوار کی جائی گی۔
- ☆ محکمہ زراعت جدید تقاضوں بشمول پبلک اینڈ پرائیویٹ مارکیٹ کے قیام کے لیے نیا قانون متعارف کروا رہا ہے۔

سبز ماحولیات

ترقیاتی منصوبوں کے تحت چلنے والے منصوبوں ریسٹوریشن آف ریورین، انلینڈ، منگروز، ڈرائی لینڈ اینڈ اربن ایکو سسٹم صوبہ سندھ جو کہ نیشنل ڈیزاسٹر اینڈ رسک فنڈ (NDRMF) کی جانب سے 100 فیصد فنڈڈ ہیں، شجرکاری اہداف بشمول 30000 ایکڑ مساحلی جنگل میں ری جنریشن اینڈ ری

فاریسٹیشن ،3000 ایکٹر جنگل کی زمین کی ری فاریسٹیشن ، 1500 ایکٹر اراضی پر کوکونٹ اور پام تیل کے درخت کی تنصیب، کندہ جنگل کے علاقہ کی تزئین و آرائش اور بحالی، 55000 ایکٹر کے علاقہ پر آف فاریسٹیشن منگرووز شامل ہیں۔

کھیل اور امور نوجوان

نوجوان ہماری قوم کا مستقبل ہیں اور کھیلوں کی سرگرمیاں ان کی صلاحیتوں کو مثبت رخ دیتی ہیں۔ اس سال حکومت سندھ نے محکمہ کھیلوں اور امور نوجوان کے لیے 1.802 بلین روپے کی رقم مختص کیے ہیں جو کہ مالی سال 22-2021 میں مختص 1.069 بلین روپے کے مقابلے 68 فیصد زیادہ ہے۔ نوجوانوں کی صلاحیتوں کو بڑھانے اور کھیلوں کی ثقافت کو فروغ دینے کے لیے محکمہ کھیل و امور نوجوان سندھ میں کھیلوں کی سرگرمیوں کے انعقاد کے حوالے سے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ کھیلوں کی سرگرمیوں کو فروغ دینے کا سندھ حکومت کا اہم مقصد نوجوانوں میں مثبت رویہ پروان چڑھانا اور انہیں نشہ، تشدد اور بری عادتوں کا شکار ہونے سے بچانا ہے۔

سندھ میں مزید کھیلوں کی سرگرمیوں کو فروغ اور بہتر بنانے لیے مندرجہ نئے اقدامات اٹھائے گئے ہیں:

- ☆ تھر جیپ ریلی کے انعقاد کے لیے اگلے مالی سال برائے 23-2022 میں 100.000 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔
- ☆ محکمہ کھیل کی مندرجہ امداد کو بھی بڑھایا گیا ہے۔
- ☆ کھیلوں کی سرگرمیوں کے لیے گزشتہ سال 22-2021 مختص مالی امداد 200.000 ملین روپے سے بڑھا کر 300.000 ملین روپے کر دی گئی ہے۔
- ☆ سندھ بھر میں منعقد ہونے والے سندھ گیمز کے لیے 150.000 ملین روپے رکھے گئے

ہیں۔ جبکہ گزشتہ سال 100.000 ملین تھے۔

☆ مندرجہ بالا کے علاوہ اور قومی کھیل ہاکی کی بہتری کے لیے عبدالستار ایدھی ہاکی اسٹیڈیم کی تعمیر کے لیے 845.000 ملین روپے کی مختص رقم میں سے 422.500 ملین روپے کی پہلی امداد قسط جاری کی گئی ہے۔

ڈیولپمنٹ سینٹر برائے نوجوان

اگلے مالی سال کیلیئے 1.619 بلین روپے کی لاگت سے ADP اسکیم منظور کی گئی جس کے تحت 19 یوتھ ڈیولپمنٹ سینٹرز قائم کیے جائینگے ایک سینٹر کی تعمیر پر 85.230 ملین روپے خرچ ہونگے۔ سکھر، عمر کوٹ ،تھرپارکر، گھوٹکی، دادو، کراچی ویسٹ، جامشورو، ملیر۔ سانگھڑ، بدین، ٹنڈو محمد خان، کیماڑی، ٹنڈو الھیار، نوشہرو فیروز، سجاول، کورنگی، ٹھٹھہ اور مٹیاری میں قائم ہونے والے یوتھ ڈیولپمنٹ سینٹرز نوجوں کی غیر نصابی سرگرمیو ں کے حوالے سے اسٹیٹ آف دی آرٹ سہولیات سے آراستہ ہونگے۔ یوتھ ڈیولپمنٹ سینٹرز قائم کرنے کا مقصد نوجونوں کو تخلیقی صلاحیتی سرگرمیوں کے لیے پلیٹ فارم مہیا کر کے جسمانی اور ذہنی صحت بہتر بنانا ہے ۔ ہر ایک سینٹر میں کتب خانہ، کمپوٹر لیب، اندرون خانہ کھیل، ٹیبل ٹینس، بلیئرڈ، شترنج، کیرم بورڈ، ووکیشنل اسکل بلڈنگ، بیوٹیشن، رلی میکنگ، کمپیوٹر سائنس کورسز کے لیے سہولیات سے آراستہ کلاس رومز، آڈیٹوریم ہال جہاں معاشرتی اور ثقافتی سرگرمیوں کا انعقاد ہو، معلوماتی اور تعلیمی فلم کی اسکریننگ، جمنازیم اور جسمانی ورزش، صحت اور خوارک شامل ہیں۔

ثقافت وسیاحت

محکمہ ثقافت سندھ کی ثقافت کو فروغ دیتا ہے، کتب خانہ کے قیام کے ذریعے ادبی سرگرمیوں کو فروغ دینا، آثار قدیمہ کو محفوظ اور بحال کرنا۔ محکمہ کے تحت مختلف ترقیاتی منصوبے چل رہے ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں:

☆ سکھر، لاڑکانہ اور خیرپور میں 66.0 ملین روپے کی مجموعی لاگت سے ضلعی

آرکائیو سینٹرز قائم کیے جارہے ہیں۔

☆ 75 ملین روپے کی مجموعی لاگت سے MARS cultural education and development trust کی قائم کتب خانوں میں انمول اور متبرک قلمی نسخہ کا تحفظ

☆ 95 ملین روپے کی لاگت سے موجودہ رکارڈ کی تالیف اور ویب بیسڈ کیٹا لاگنگ کی ڈجیٹلائزیشن کرنا ہے۔

انتظامی اصلاحات(Governance Reforms)

مقررہ اہداف اور اپنے وعدوں کی تکمیل کے لیے ہمیں مضبوط وسائل کی بنیاد اور انتظامی امور کی مسلسل بہتری کی ضرورت ہے۔حکومت سندھ اخراجات اور محصولات میں توازن اور قانون سازی، ٹیکنالوجی، اور صنعتی بہتری کے ذریعے محصولات کی وصولی کے ذریعے معاشی انتظام میں بہتری لانے کے لیے پر امید ہے۔

اپنے وسائل کے لیے ہم خصوصی طور پر وفاق سے 7th NFC ایوارڈ کے تحت منتقل ہونے والی محصولات پر انحصار کرتے ہیں جو ہمارا 60 فیصد بنتا ہے۔اس کے علاوہ ہم اپنی ٹکسز اور نان ٹیکسز محصولات سے بھی اپنے وسائل پیدا کرتے ہیں جو کہ بجٹ محصولات کا بقایا فیصد بنتا ہے۔ مجھے یہ بتانے میں انتہائی مسرت ہورہی ہے کہ ہم اپنے محصولات کی وصولی کی طاقت بڑھارہے ہیں۔ ہماری صوبے سے حاصل ہونے والی مجموعی محصولات 240 بلین روپے سے زیادہ ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ ہم صوبائی سیلز ٹیکس ایجنسی قائم کرنے والے پہلے ہیں، اور ہم ٹیکس وصولی میں اپنی سبقت کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ اگلے مالی سال کے دوران سروسز پر 140 بلین روپے سے زائد ٹیکس وصولی کی امید ہے۔ یہ رقم اس وقت 16.623 بلین روپے تھی ساتویں NFC اور 18 ویں ترمیم کے بعد صوبوں کو ٹیکس وصولی کے اختیارات ملے تھے۔
اس کے علاوہ ہم نے موجودہ وسائل سے محصولات کی با مقصد پیداوار کے لیے اپنے ٹیکس وصولی کے انتظام میں مختلف ترامیم متعارف کروائیں ہیں۔اس مقصد کے لیے ٹیکس ایجنسی میں آٹومیشن سسٹم متعارف کروایا گیا ہے۔ہم نے محکمہ ایکسائز، ٹیکزیشن اور نارکوٹکس میں آن لائن ٹیکس جمع کرانے کا نظام متعارف کروایا

اور ایز آف ڈوئنگ بزنز کے تحت SRB میں آن لائن ٹیکس فائلنگ کا نظام بھی متعارف کروایا۔

حالیہ مالی سال کے دوران ہم نے بورڈ آف ریوینیو میں e-stamping پروجیکٹ کے تحت پہلے فیز میں اسٹامپ ڈیوٹی ادا کرنے کے لیے آن لائن سہولت متعارف کروائی۔ یہ عوام کو سہولت فراہم کرنے اور محصولات کی وصولی کو بڑھانے کے لیے e-governance کی طرف پہلا قدم ہے۔ یہ امید کی جارہی ہے کہ e-stamping کے متعارف ہونے کے بعد BoR کی محصولات کی شرح کئی گنا بڑھ جائے گی جیسا ہم نے پنجاب میں دیکھا جہاں آٹومیشن کامیاب ثابت ہوئی۔ ہم شکر گزار ہیں پنجاب حکومت کے انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ اور نیشنل بینک آف پاکستان کے اور محصولات کی شرح بڑھانے کے لیے ہمیشہ محکمہ بورڈ آف ریوینیو کے ساتھ تعاون کے شکرگزار رہیں گے۔ ہم پہلے ہی FBR کی مدد و تعاون سے بورڈ آف ریوینیو میں ویلیوآیشن لائن لا چکے ہیں۔

آئین پر چلنے کے وعدے پر قائم رہنے کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے ہم نے بلدیاتی حکومتوں کو بااختیار بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم اپنے پہلے قدم میں ہم نے Urban Moveable Property Tax کی وصولی کا اختیار بلدیاتی حکومتوں کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مالی سال برائے 2022-23 کے بعد سے پراپرٹی ٹیکس صوبائی حکومت وصول نہیں کرے گی، بلکہ بلدیات حکومت وصول کرے گا اور فوری طور پر آٹومیٹڈ سسٹم کے ذریعے بلدیاتی باڈیز کو منتقل کرے گا۔ صوبائی سندھ حکومت بلدیاتی حکومت کو صوبے سے بلدیاتی اداروں کو اختیار کی منتقلی کے دوران تعاون کو بہتر بنانے لیے ہر طرح کی مدد فراہم کرے گی جس پر اختیار کی منتقلی کے دوران آنے والے مالی بوجھ بھی برداشت کرے گی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ پراپرٹی ٹیکس (UIPT) میں بھرپور صلاحیت موجود ہے۔ ہم نے اس میں عالمی بینک کے تعاون سے اصلاحات شروع کی ہیں اور ہمارا CLICK منصوبہ شہری علاقوں تک پھیل رہا ہے جہاں ٹیکس محصولات کی وصولی میں اضافہ کے واضح امکانات ہیں۔ ہم نے سکھر میں اپنے پراپرٹی ٹیکس والوں سیکھا اور CLICK کے ذریعے اپنے سیکھے ہوئے سبق کو سکھر میں استعمال کیا۔ اب ہم نے اس کو بلدیاتی حکومت تک پہنچانے کا منصوبہ بنایا ہے، آغاز میں ان کے ہاتھ مضبوط کرنے لیے ان کو محکمہ ایکسائز، ٹیکزیشن

اینڈ نارکوٹکس سے افرادی قوت فراہم کریں گے تاکہ ان کی خوداعتمادی کوتقویت مل سکے۔

جناب اسپیکر۔

ہم اپنی ٹیکس وصولی ایجنسیوں کے اصلاحاتی تسلسل وراندرونی صلاحیت کو بڑھانے پر یقین رکھتے ہیں۔ہم نے کامیابی سے 2018-19 میں عالمی بینک کے تعاون سے شروع ہونے والے SINDH TAX REVENUE MOBILIZATION PLAN (STRMP) منصوبے کا پہلا مرحلہ مکمل کرلیا ہے۔ہم 2014-15 میں ٹیکس کی مد میں موصول 81.25 بلین روپے محصولات کو بڑھا کر 2018-19 میں 177.71 بلین روپے تک لے گئے۔اسی طرح ہم STRMP کی دوسرے مرحلے میں داخل ہیں اور امید ہے کہ ہماری محصولات 2025-26 تک بڑھ کر 500 بلین روپے تک پہنچ جائیں گی۔یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ مالی مشکلات کے باوجود بشمول وفاق کی جانب سے وسائل کی کٹوتی کے باوجود ہم ترقی کی رفتار برکرارر کھنے اور ہمارے لوگوں کی فلاح میں کامیاب رہے۔یہ ہماری موثر مالی انتظام کے لیے واضح اقرار ہے۔ہمیں اپنے وسائل کے دیگر ذرائع کو دیکھے شامل کیے بغیر ایک بڑی 31.98 بلین روپے کی کٹوتی کے باوجود جو ہمیں فروری 2022 میں ملی جب کہ وفاقی حکومت نے وہ پیسہ جوسندھ کا آئینی حق تھا جو این ایف سی ایوارڈ کے تحت ملنا تھا کسی وجہ سے روک لیا،بہتر ہے وہ اس کی بات یہاں نا کرنا بہتر ہے۔

ہمارے پیشہ ورانہ مالی انتظامات کے تحت اضافی انتظامی کنٹرول کے لیے SINDH FISCAL RESPONSIBILITY اور DEBT MANAGMENT ACT نافذ کرنے والے ہیں تاکہ ہم اپنے بقایاجات کی معقول طریقے سے ادائیگی کا انتظام کرسکیں اور ہماری قرضے عوامی فلاح اور منصوبوں کی ترقی پر استعمال ہوسکیں۔

اختتامیہ

سندھ صوفیوں کی زمین ہے۔ہماری پاس اپنے ساتھیوں کے لیے محبت کے علاوہ کچھ نہیں۔ہم

کوشش کرتے ہیں اور عوامی فلاح کے لیے ہر ممکن اقدامات کرتے ہیں۔ محدود وسائل کے ساتھ ہم نے اپنی پوری کوشش کی اور اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ضروریات کی ترتیب اور وسائل کی تقسیم میں صرف کیا۔ ہمارے سامنے بہت بڑی معاشی غیر یقینی ہے۔ پیٹرول کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بے روزگاری کی لہر عام آدمی کو بہت متاثر کرے گی۔ پیٹرول معیشیت کا ایندھن ہے اس کی قیمت میں اضافہ سے کوئی غیر موثر نہیں رہتا۔ ٹرانسپورٹ، کیریج، ٹرانسپورٹیشن، لاجسٹک، کمیوٹ اور سفر تمام پر پیٹرول میں اضافہ کا اثر پڑے گا۔ ہم اپنے آگے آنے والا ایک مشکل سال دیکھ رہے ہیں جہاں ہمیں سودا سلف سے لیکر ہر چیز کی قیمتوں پر اضافہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جناب اسپیکر۔

ہم اگلے مال سال میں اپنے آگے بھاری ہدف دے دیکھ رہے ہیں۔ ہم اپنے مواقعوں اور خطروں کو جانتے ہیں۔ ہماری اپنی طاقت اور کمزوریاں ہیں۔ ہم پھر بھی عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنی بہترین کوشش کریں گے اور کام پر بہتر توجہ اور سندھ کی عوام کے حق اور پاکستانی ہونے کے ناطے قوم کے لیے وہی کرتے ہیں جو صحیح ہوتا ہے۔ ہم اللہ تعالی کے حضور دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اس مشکل وقت میں کامیابی، اہداف کی تکمیل اور پاکستان اور سندھ کے لیے اچھے نتائج حاصل کرنے کی کاوش میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کی قوت عطا کرے۔

پاکستان پائندہ باد

SINDH 1122 AMBULANCE SERVICE

SINDH ORANGE LINE BUS SERVICE

GAMBAT INSTITUTE

MALIR EXPRESSWAY

BAKHTAWAR CADET COLLEGE

www.finance.gos.pk

Printed at Sindh Govt, Press Karachi